ماہنامہ

eTaleem
ای تعلیم

بہترین استاد
بہترین تعلم

سیکھیے، سکھائیے

August 2026

سیرت نبوی ﷺ: اساتذہ کے لیے رہنمائی

یومِ آزادی اور سکول سرگرمیاں

اساتذہ کے لیے ڈیجیٹل مہارتیں

05 سیرت نبوی ﷺ: اساتذہ کے لیے رہنمائی

08 اساتذہ کے لیے ڈیجیٹل مہارتیں

12 یومِ آزادی اور سکول سرگرمیاں

15 اچھی عادات

19 سکول واپسی، وطن سے محبت اور سرسبز پاکستان

23 بچوں میں صفائی کی عادت

27 غصہ، ضد اور بے چینی

31 تعمیر شخصیت میں معلم کا کردار

36 بنالیتا ہے موجِ خونِ دل سے اک چمن اپنا

39 یہاں سے گزرے ہیں، گزریں گے، ہم سے اہلِ وفا

ایڈیٹر: مالک خان سیال

ایڈوائزری بورڈ:

سید عامر محمود، محمد عامر شہزاد، محمد اسلم خان، شہباز امتیاز

ریسرچ ٹیم:

1۔ ارسلان شاکر 2۔ اصغر حمید

3۔ یاسر نواز 4۔ زعیم لودھی

ڈیزائننگ: حافظ شہزاد الحسن

GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

برائے وٹس ایپ رابطہ:

0333-1211244

فی شمارہ: 200 روپے

سالانہ سبسکرپشن: 2400 روپے

E-5 ثمن برگ جوہر ٹاؤن، لاہور

قرآن و حدیث

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ، یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر انہی میں ہے، یقینا اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔

(سورہ مائدہ آیت 51)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بے شک اللہ تعالیٰ کسی مومن کے ساتھ ایک نیکی کے معاملے میں بھی ظلم نہیں فرماتا۔ اس کے بدلے اسے دنیا میں بھی عطا کرتا ہے اور آخرت میں بھی اس کی جزا دی جاتی ہے۔ رہا کافر، اسے نیکیوں کے بدلے میں جو اس نے دنیا میں اللہ کے لئے کی ہوتی ہیں اسی دنیا میں کھلا پلا دیا جاتا ہے حتیٰ کہ جب وہ آخرت میں پہنچتا ہے تو اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہیں ہوتی جس کی اسے جزا دی جائے. (صحیح مسلم 7089)

یومِ آزادی: جشن سے عہد تک

یومِ آزادی ہمارے لیے خوشی، شکر اور فخر کا دن ہے۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ پاکستان ہمارے بزرگوں کی قربانیوں، قائدین کی بصیرت اور ایک عظیم جدوجہد کا ثمر ہے۔ اس دن سکولز میں پرچم کشائی، ملی نغمے، تقاریر اور مختلف سرگرمیوں کے ذریعے بچوں میں وطن سے محبت کا جذبہ بیدار کیا جاتا ہے۔

یومِ آزادی کا پیغام صرف جشن منانا نہیں بلکہ آزادی کی قدر اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرنا ہے۔ پاکستان سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے کردار کو بہتر بنائیں، علم حاصل کریں اور دوسروں کے احترام کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔

سکولز اس موقع پر بچوں کی تربیت میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اگر یومِ آزادی کی سرگرمیوں کو بامقصد انداز میں ترتیب دیا جائے تو بچے یہ سیکھتے ہیں کہ حب الوطنی صرف نعروں کا نام نہیں بلکہ اچھے عمل کا نام ہے۔

ایک طالب علم کے لیے پاکستان سے محبت کا مطلب ہے کہ وہ دل لگا کر پڑھے، والدین اور اساتذہ کا احترام کرے، سچ بولے، اپنے ماحول کو صاف رکھے اور مستقبل میں ملک کا مفید شہری بننے کی کوشش کرے۔

آیئے! اس یومِ آزادی پر بچوں کو صرف جشن منانا نہیں بلکہ پاکستان سے محبت کا عملی راستہ بھی سکھائیں۔ انہیں یہ پیغام دیں کہ روشن پاکستان کی بنیاد علم، اخلاق، اتحاد اور ذمہ داری پر قائم ہوتی ہے۔

> "پاکستان سے محبت کے لیے بڑے بڑے الفاظ نہیں، چھوٹے چھوٹے اچھے عمل کافی ہیں۔"

یوم آزادی صرف ایک دن کا جشن نہیں، وطن سے وفا اور تعمیر پاکستان کا عہد ہے۔

مالک خان سیال

سیرتِ نبوی ﷺ: اساتذہ کے لیے رہنمائی

بارہ ربیع الاول کے حوالے سے خصوصی تحریر

بارہ ربیع الاول نبی کریم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کی نسبت سے اہلِ ایمان کے لیے محبت، شکر، عقیدت اور تجدیدِ عہد کا مبارک موقع ہے۔ اس دن کی اصل روح صرف اظہارِ مسرت تک محدود نہیں بلکہ یہ ہمیں اس عظیم پیغام کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ طیبہ زندگی کے ہر شعبے کے لیے کامل رہنمائی ہے۔ خصوصاً اساتذہ کے لیے آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ علم، حکمت، شفقت، صبر، عدل، اخلاق اور کردار سازی کا ایسا روشن نمونہ پیش کرتی ہے جس سے کلاس روم، ادارہ اور معاشرہ سب روشنی پا سکتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے انسانوں کو صرف پڑھایا نہیں بلکہ ان کے دل بدلے، سوچ سنواری، اخلاق بلند کیے اور زندگی کا مقصد سمجھایا۔ اس لیے اس تحریر کا مقصد یہ ہے کہ اساتذہ بارہ ربیع الاول کے موقع پر معلمِ انسانیت ﷺ کی سیرت سے عملی رہنمائی حاصل کریں، اپنے تدریسی کردار کا جائزہ لیں، اور یہ عہد کریں کہ وہ بچوں کو محض نصابی علم نہیں دیں گے بلکہ محبت، اخلاق، ذمہ داری، انصاف اور انسانیت کی تربیت بھی دیں گے۔ یہی سیرتِ نبوی ﷺ سے حقیقی محبت کا تقاضا ہے اور یہی ایک استاد کے منصب کی اصل عظمت ہے۔

1۔ نبی کریم ﷺ: سب سے عظیم معلم

نبی کریم ﷺ نے انسانوں کو صرف علم نہیں دیا بلکہ ان کی سوچ، کردار، اخلاق اور زندگی کا رخ بدل دیا۔ آپ ﷺ کی تعلیم کتابی باتوں تک محدود نہ تھی بلکہ آپ ﷺ نے اپنے عمل، اخلاق اور رویے سے لوگوں کی تربیت فرمائی۔

اساتذہ کے لیے سبق:

استاد کا کام صرف سبق پڑھانا نہیں بلکہ بچوں کی شخصیت بنانا، ان کے دلوں میں خیر پیدا کرنا اور انہیں اچھا انسان بنانا ہے۔

2۔ محبت اور شفقت کے ساتھ تعلیم

نبی کریم ﷺ بچوں، بڑوں، کمزوروں اور غلطی کرنے والوں سب کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش آتے تھے۔ آپ ﷺ کے اخلاق کی نرمی دلوں کو بدل دیتی تھی۔

اساتذہ کے لیے سبق:

کلاس روم میں محبت، عزت اور اعتماد کا ماحول پیدا کیا جائے۔ خوف اور سختی کے بجائے شفقت اور رہنمائی کو بنیاد بنایا جائے۔

3۔ ہر طالب علم کی کیفیت کو سمجھنا

آپ ﷺ ہر شخص کی عمر، سمجھ، مزاج اور ضرورت کے مطابق بات فرماتے تھے۔ کسی کو مثال سے سمجھاتے، کسی کو سوال کے ذریعے سوچنے پر آمادہ کرتے اور کسی کی غلطی کو عزت کے ساتھ درست فرماتے۔

اساتذہ کے لیے سبق:

ہر بچہ ایک جیسا نہیں ہوتا۔ استاد کو چاہیے کہ وہ ہر طالب علم کی صلاحیت، رفتار اور مزاج کو سمجھ کر پڑھائے۔

4۔ کردار کے ذریعے تربیت

نبی کریم ﷺ جو تعلیم دیتے تھے، سب سے پہلے خود اس پر عمل فرماتے تھے۔ اسی لیے آپ ﷺ کی بات دلوں میں اترتی تھی۔

اساتذہ کے لیے سبق:

استاد کی شخصیت خود ایک سبق ہوتی ہے۔ بچے استاد کی گفتگو کے ساتھ اس کا اخلاق، وقت کی پابندی، سچائی، انصاف اور برداشت بھی سیکھتے ہیں۔

5۔ حوصلہ افزائی کا خوبصورت انداز

آپ ﷺ اچھے عمل کی تعریف فرماتے، لوگوں کی خوبیوں کو نمایاں کرتے اور کمزوری کے باوجود امید دلاتے تھے۔

اساتذہ کے لیے سبق:

طالب علم کی چھوٹی سی کوشش کو بھی سراہا جائے۔ استاد کا ایک مثبت جملہ بچے کے اعتماد اور مستقبل کو بدل سکتا ہے۔

6۔ آسانی پیدا کرنا، مشکل نہیں

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"آسانی پیدا کرو، سختی نہ کرو؛ خوش خبری دو، نفرت نہ دلاؤ۔"

اساتذہ کے لیے سبق:

تعلیم کو خشک اور بوجھل بنانے کے بجائے دلچسپ، آسان اور زندگی سے متعلق بنایا جائے تاکہ بچے علم سے محبت کریں۔

7۔ عدل اور مساوات

نبی کریم ﷺ نے کسی کو رنگ، نسل، دولت یا خاندان کی بنیاد پر فوقیت نہیں دی۔ آپ ﷺ کے نزدیک فضیلت کا معیار تقویٰ، اخلاق اور اچھا عمل تھا۔

اساتذہ کے لیے سبق:

کلاس روم میں ہر بچے کے ساتھ انصاف کیا جائے۔ ذہین، کمزور، خاموش، غریب یا شرارتی ہر طالب علم استاد کی توجہ اور عزت کا حق دار ہے۔

8۔ غلطی پر اصلاح، تذلیل نہیں

آپ ﷺ غلطی کرنے والے کی اصلاح فرماتے تھے مگر اسے رسوا نہیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا انداز حکیمانہ، نرم اور دل جیتنے والا ہوتا تھا۔

اساتذہ کے لیے سبق:

بچے کی غلطی کو اس کی شخصیت نہ بنایا جائے۔ اصلاح ایسے انداز میں ہو کہ بچہ شرمندہ ہو کر ٹوٹے نہیں بلکہ بہتر بننے کا ارادہ کرے۔

9۔ علم کے ساتھ اخلاق کی تربیت

نبی کریم ﷺ کی تعلیم کا مقصد صرف معلومات دینا نہیں تھا بلکہ انسان کو بہتر اخلاق، بہتر کردار اور بہتر عمل کی طرف لانا تھا۔

اساتذہ کے لیے سبق:

استاد بچوں کو صرف امتحان کے لیے نہیں بلکہ زندگی کے لیے تیار کرے۔ نصاب کے ساتھ اخلاق، ادب، ذمہ داری اور خدمت کا جذبہ بھی سکھایا جائے۔

10۔ بارہ ربیع الاول کا عملی پیغام

بارہ ربیع الاول کا اصل پیغام یہ ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ سے محبت کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ کو اپنی زندگی میں عملی طور پر اختیار کریں۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی آمد صرف ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ انسانیت کے لیے ہدایت، رحمت، اخلاق اور کردار کا روشن پیغام ہے۔ اساتذہ کے لیے یہ دن خاص طور پر تجدیدِ عہد کا دن ہے کہ وہ اپنے کلاس روم کو علم، اخلاق، محبت، انصاف اور کردار سازی کا مرکز بنائیں گے۔

استاد جب نبی کریم ﷺ کی سیرت سے رہنمائی لیتا ہے تو اس کے پڑھانے کا انداز بھی بدلتا ہے اور اس کا تربیتی کردار بھی بلند ہو جاتا ہے۔ وہ بچوں کو صرف کتابی معلومات نہیں دیتا بلکہ انہیں سچائی، ادب، ذمہ داری، برداشت، خدمت اور اچھے اخلاق کا عملی سبق بھی دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت سے روشنی پانے والا استاد صرف سبق نہیں پڑھاتا بلکہ نسل بناتا ہے۔ وہ صرف کتاب مکمل نہیں کرتا بلکہ دلوں میں چراغ روشن کرتا ہے۔ وہ صرف نمبر بہتر نہیں بناتا بلکہ انسان بہتر بناتا ہے۔

اس لیے بارہ ربیع الاول کے موقع پر ہر استاد کو یہ عہد کرنا چاہیے کہ وہ اپنے شاگردوں کے لیے نرمی، شفقت، دیانت، انصاف اور حسنِ اخلاق کا نمونہ بنے گا۔ وہ ہر بچے کی صلاحیت کو پہچاننے، اس کی حوصلہ افزائی کرنے اور اسے بہتر انسان بنانے کی کوشش کرے گا۔ یہی معلمِ انسانیت ﷺ سے محبت کا عملی تقاضا ہے، یہی استاد کے منصب کی اصل خوبصورتی ہے، اور یہی بارہ ربیع الاول کی حقیقی روح ہے۔

یاسر نواز

اساتذہ کے لیے ڈیجیٹل مہارتیں

موجودہ دور کو بجا طور پر ڈیجیٹل دور کہا جاتا ہے، جہاں تعلیم کے طریقہ کار میں نمایاں تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ روایتی تدریسی انداز اب جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ ہم آہنگ ہو رہا ہے، جس سے نہ صرف تدریس کا معیار بہتر ہو رہا ہے بلکہ طلبہ کی سیکھنے کی رفتار اور دلچسپی میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اس تناظر میں اساتذہ کے لیے ڈیجیٹل مہارتوں (Digital Skills) کا حصول نہایت ضروری ہو چکا ہے۔ Teaching Through Technology سے مراد وہ طریقہ کار ہے جس میں اساتذہ مختلف ڈیجیٹل ٹولز، سافٹ ویئر اور آن لائن پلیٹ فارمز کو استعمال کرتے ہوئے مؤثر تدریس کرتے ہیں۔ یہ نہ صرف کلاس روم کو جدید بناتا ہے بلکہ تعلیم کو زیادہ قابلِ رسائی اور دلچسپ بھی بناتا ہے۔

ڈیجیٹل مہارتوں کی اہمیت:

اساتذہ کے لیے ڈیجیٹل مہارتیں کئی حوالوں سے اہم ہیں:

- ❑ مؤثر تدریس
- ❑ طلبہ کی دلچسپی میں اضافہ
- ❑ وقت کی بچت
- ❑ عالمی معیار کی تعلیم

مؤثر تدریس:

ڈیجیٹل ٹولز جیسے پریزنٹیشن سافٹ ویئر، ویڈیوز اور انٹرایکٹو مواد طلبہ کی توجہ حاصل کرنے اور سیکھنے کے عمل کو زیادہ مؤثر بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

یہ ٹولز نہ صرف معلومات کو بصری اور دلچسپ انداز میں پیش کرتے ہیں بلکہ طلبہ کو فعال طور پر شامل بھی کرتے ہیں، جس سے ان کی دلچسپی برقرار رہتی ہے۔ مثال کے طور پر، رنگین سلائیڈز، متحرک ویڈیوز اور سوال وجواب پر مبنی سرگرمیاں طلبہ کو موضوع کے ساتھ جوڑے رکھتی ہیں اور ان کی سمجھ کو گہرا کرتی ہیں۔ مزید یہ کہ انٹرایکٹو مواد طلبہ کو خود سیکھنے، تجربہ کرنے اور فوری فیڈبیک حاصل کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے، جس سے ان کی کارکردگی میں بہتری آتی ہے اور وہ سیکھنے کے عمل سے زیادہ لطف اندوز ہوتے ہیں۔

طلبہ کی دلچسپی میں اضافہ:

ٹیکنالوجی کے ذریعے سیکھنا طلبہ کے لیے زیادہ دلچسپ اور engaging ہوتا ہے کیونکہ یہ روایتی تدریسی طریقوں کے مقابلے میں سیکھنے کے عمل کو زیادہ متحرک، بصری اور باہمی بناتا ہے۔ جدید ڈیجیٹل وسائل جیسے تعلیمی ایپس، ویڈیوز، آن لائن کوئزز اور انٹرایکٹو پلیٹ فارمز طلبہ کو نہ صرف معلومات حاصل کرنے میں مدد دیتے ہیں بلکہ انہیں سیکھنے میں فعال طور پر حصہ لینے کا موقع بھی فراہم کرتے ہیں۔ اس طرح طلبہ کی توجہ برقرار رہتی ہے اور وہ مشکل تصورات کو بھی آسانی سے سمجھ لیتے ہیں۔ مزید برآں، ٹیکنالوجی فوری فیڈبیک، ذاتی نوعیت کی تعلیم اور خود رفتار (self-paced) سیکھنے کی سہولت فراہم کرتی ہے، جس سے ہر طالب علم اپنی صلاحیت کے مطابق ترقی کر سکتا ہے۔ نتیجتاً، طلبہ کی دلچسپی میں اضافہ ہوتا ہے، ان کا اعتماد بڑھتا ہے اور ان کی مجموعی تعلیمی کارکردگی بہتر ہوتی ہے۔

وقت کی بچت:

اساتذہ آن لائن مواد، خودکار اسیسمنٹ اور ڈیجیٹل ریکارڈز کے ذریعے نہ صرف وقت کی بچت کر سکتے ہیں بلکہ اپنے تدریسی عمل کو بھی زیادہ مؤثر اور منظم بنا سکتے ہیں۔ آن لائن مواد کی دستیابی سے انہیں بار بار ایک ہی لیکچر تیار کرنے کی ضرورت نہیں رہتی، جبکہ خودکار اسیسمنٹ سسٹمز فوری نتائج فراہم کرتے ہیں جس سے جانچ کا عمل تیز اور آسان ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ، ڈیجیٹل ریکارڈز کے ذریعے طلبہ کی کارکردگی کو محفوظ اور منظم انداز میں رکھا جا سکتا ہے، جس سے پیش رفت کا جائزہ لینا بھی سہل ہو جاتا ہے۔ یوں اساتذہ زیادہ وقت تدریس کے معیار کو بہتر بنانے اور طلبہ کی انفرادی رہنمائی پر صرف کر سکتے ہیں۔

عالمی معیار کی تعلیم:

ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے اساتذہ عالمی سطح کے تعلیمی وسائل تک آسانی سے رسائی حاصل کر سکتے ہیں، جس سے ان کی تدریسی صلاحیتوں میں نمایاں بہتری آتی ہے۔ ان پلیٹ فارمز پر جدید تحقیق، معیاری لیکچرز، اوپن ایجوکیشنل ریسورسز اور مختلف ممالک کے ماہرین کی تیار کردہ تعلیمی مواد دستیاب ہوتا ہے، جسے اساتذہ اپنی کلاس کی ضروریات کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، یہ پلیٹ فارمز اساتذہ کو نئے تدریسی طریقے سیکھنے، پیشہ ورانہ ترقی حاصل کرنے اور دنیا بھر کے دیگر اساتذہ کے ساتھ تجربات کا تبادلہ کرنے کا موقع بھی فراہم کرتے ہیں۔ نتیجتاً، تدریس کا معیار بہتر ہوتا ہے اور طلبہ کو زیادہ جامع اور جدید تعلیم حاصل ہوتی ہے۔

اہم ڈیجیٹل مہارتیں جو اساتذہ کو آنی چاہئیں:

- ❑ بنیادی کمپیوٹر مہارتیں
- ❑ پریزنٹیشن اسکلز
- ❑ آن لائن تدریسی پلیٹ فارمز کا استعمال
- ❑ ڈیجیٹل اسیسمنٹ
- ❑ ڈیجیٹل کمیونیکیشن

بنیادی کمپیوٹر مہارتیں:

اساتذہ کو کمپیوٹر کے بنیادی استعمال جیسے ٹائپنگ، فائل مینجمنٹ اور انٹرنیٹ براؤزنگ میں مہارت ہونی چاہیے۔

پریزنٹیشن اسکلز:

PowerPoint یا Google Slides جیسے ٹولز کے ذریعے مؤثر پریزنٹیشن بنانا ایک اہم مہارت ہے۔

آن لائن تدریسی پلیٹ فارمز کا استعمال:

اساتذہ کو Zoom، Google Meet یا Microsoft Teams جیسے پلیٹ فارمز پر کلاس لینے کا طریقہ آنا چاہیے تاکہ وہ مؤثر انداز میں آن لائن تدریس کر سکیں۔ انہیں اس بات کی بھی سمجھ ہونی چاہیے کہ اسکرین شیئرنگ، پریزنٹیشنز اور چیٹ فیچرز کو کیسے استعمال کیا جائے تاکہ طلبہ کی شرکت کو یقینی بنایا جا سکے۔ مزید برآں، اساتذہ کو طلبہ کی حاضری، سوالات کے جوابات اور آن لائن ڈسپلن برقرار رکھنے کی مہارت بھی ہونی چاہیے تاکہ سیکھنے کا ماحول مؤثر اور منظم رہے۔ اس طرح وہ ڈیجیٹل کلاس روم کو روایتی کلاس روم کی طرح فعال اور بامقصد بنا سکتے ہیں۔

ڈیجیٹل اسیسمنٹ:

آن لائن کوئزز، Google Forms اور دیگر ڈیجیٹل ٹولز کے ذریعے طلبہ کی جانچ کرنا ایک مؤثر اور جدید طریقہ ہے جو تدریسی عمل کو آسان بناتا ہے۔ ان ٹولز کی مدد سے اساتذہ فوری نتائج حاصل کر سکتے ہیں اور طلبہ کی کارکردگی کا تیزی سے تجزیہ کر سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ خودکار اسیسمنٹ کی بدولت وقت کی بچت ہوتی ہے اور غلطیوں کی نشاندہی بھی فوراً ممکن ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ، مختلف اقسام کے سوالات جیسے ملٹی پل چوائس، شارٹ آنسر اور سروے شامل کر کے جانچ کو زیادہ جامع بنایا جا سکتا ہے، جبکہ ڈیٹا کو محفوظ کر کے مستقبل میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ڈیجیٹل کمیونیکیشن:

ای میل، واٹس ایپ یا LMS (Learning Management Systems) کے ذریعے طلبہ اور والدین سے رابطہ رکھنا۔

Teaching Through Technology کے فوائد:

لچکدار تعلیم(Flexible Learning)

طلبہ کہیں سے بھی اور کسی بھی وقت سیکھ سکتے ہیں۔

ذاتی نوعیت کی تعلیم(Personalized Learning)

اساتذہ ہر طالب علم کی ضرورت کے مطابق مواد فراہم کر سکتے ہیں۔

بہتر رسائی(Accessibility)

خاص ضروریات والے طلبہ کے لیے بھی تعلیم آسان ہو جاتی ہے۔

تعاون(Collaboration)

طلبہ آن لائن گروپس اور پروجیکٹس کے ذریعے بہتر تعاون سیکھتے ہیں۔

چیلنجز اور مسائل:

ٹیکنالوجی تک رسائی

ہر طالب علم یا استاد کے پاس جدید آلات یا انٹرنیٹ کی سہولت نہیں ہوتی۔

تربیت کی کمی

کئی اساتذہ ڈیجیٹل ٹولز کے استعمال میں مہارت نہیں رکھتے۔

توجہ میں کمی

آن لائن ماحول میں طلبہ کی توجہ برقرار رکھنا مشکل ہو سکتا ہے۔

تکنیکی مسائل

انٹرنیٹ یا سافٹ ویئر کے مسائل تدریس میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔

حل اور تجاویز:

اساتذہ کے لیے باقاعدہ تربیتی پروگرام منعقد کیے جائیں۔

اسکولوں میں جدید ٹیکنالوجی کی سہولیات فراہم کی جائیں۔

سادہ اور آسان ڈیجیٹل ٹولز کا انتخاب کیا جائے۔

طلبہ کی دلچسپی برقرار رکھنے کے لیے انٹرایکٹو مواد استعمال کیا جائے۔

حکومت اور تعلیمی ادارے ڈیجیٹل تعلیم کو فروغ دیں۔

آن لائن تعلیمی پلیٹ فارمز تک طلبہ اور اساتذہ کی آسان رسائی کو یقینی بنایا جائے۔

دیہی اور پسماندہ علاقوں میں انٹرنیٹ اور ڈیجیٹل سہولیات کو بہتر بنایا جائے۔

Teaching Through Technology جدید تعلیم کا ایک لازمی حصہ بن چکا ہے، کیونکہ آج کے دور میں تعلیمی نظام تیزی سے ڈیجیٹلائز ہو رہا ہے اور روایتی طریقۂ تدریس کے ساتھ ساتھ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال ناگزیر ہو گیا ہے۔ اساتذہ کے لیے ڈیجیٹل مہارتوں کا حصول نہ صرف ان کی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے ضروری ہے بلکہ یہ طلبہ کے بہتر مستقبل کی ضمانت بھی فراہم کرتا ہے، کیونکہ ٹیکنالوجی سے آراستہ تدریس طلبہ کو عالمی معیار کے مطابق سیکھنے کے مواقع دیتی ہے۔ جب اساتذہ مختلف ڈیجیٹل ٹولز، آن لائن پلیٹ فارمز اور انٹرایکٹو وسائل کو مؤثر انداز میں استعمال کرتے ہیں تو وہ نہ صرف مشکل تصورات کو آسان بنا سکتے ہیں بلکہ طلبہ کی دلچسپی، تخلیقی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کو بھی فروغ دے سکتے ہیں۔ مزید برآں، ٹیکنالوجی تعلیم کو زیادہ قابلِ رسائی بناتی ہے، جس سے دور دراز علاقوں کے طلبہ بھی معیاری تعلیم حاصل کر سکتے ہیں، اور یوں ایک جدید، ہمہ گیر اور مؤثر تعلیمی ماحول تشکیل پاتا ہے۔

مالک خان سیال

یومِ آزادی اور سکول سرگرمیاں

یومِ آزادی پاکستان ہماری قومی زندگی کا ایک اہم دن ہے۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ پاکستان صرف ایک جغرافیائی خطہ نہیں بلکہ ایک نظریہ، قربانی، جدوجہد اور امید کا نام ہے۔ سکولز میں یومِ آزادی کی تقریبات اگر بامقصد انداز میں منعقد کی جائیں تو یہ بچوں میں حب الوطنی، قومی شعور، احساسِ ذمہ داری، نظم وضبط اور کردار سازی کا مؤثر ذریعہ بن سکتی ہیں۔

سکول کا ماحول بچے کی سوچ اور شخصیت پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ جب بچہ یومِ آزادی کے موقع پر کسی سرگرمی میں حصہ لیتا ہے تو وہ محض ایک تقریب کا حصہ نہیں بنتا بلکہ وطن سے اپنا تعلق محسوس کرتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ یومِ آزادی کی سرگرمیاں صرف ظاہری سجاوٹ، نعروں اور ملی نغموں تک محدود نہ رہیں بلکہ ان میں تربیت، شعور اور عملی پیغام بھی شامل ہو۔

یومِ آزادی کا اصل پیغام

آزادی ایک نعمت ہے، اور ہر نعمت شکر اور ذمہ داری کا تقاضا کرتی ہے۔ پاکستان ہمیں بزرگوں کی قربانیوں، قائدین کی بصیرت اور ایک طویل جدوجہد کے نتیجے میں ملا۔ اس دن کا اصل پیغام یہ ہے کہ ہم پاکستان سے محبت کو صرف الفاظ تک محدود نہ رکھیں بلکہ اپنے کردار، محنت، دیانت، علم اور خدمت کے ذریعے اس کا عملی ثبوت دیں۔

یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ وطن کی تعمیر صرف حکومتوں کی ذمہ داری نہیں، ہر شہری کا فرض ہے۔ اگر ہر طالب علم اپنی جگہ محنت، اخلاق اور ذمہ داری کو اپنائے تو پاکستان کا مستقبل روشن ہو سکتا ہے۔ طلبہ کو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ایک اچھا طالب علم ہی کل ایک اچھا شہری بنتا ہے۔ وقت کی پابندی، صفائی، سچائی، احترام، قانون پسندی اور محنت بھی حب الوطنی کی عملی صورتیں ہیں۔

سکولز میں یومِ آزادی منانے کا مقصد

یومِ آزادی کی سکول سرگرمیوں کا مقصد صرف تقریب منعقد کرنا نہیں بلکہ بچوں کے دل و دماغ میں وطن سے محبت، قومی شناخت اور ذمہ دار شہری بننے کا شعور پیدا کرنا ہے۔ ہر سرگرمی کے پیچھے ایک واضح تربیتی مقصد ہونا چاہیے تاکہ بچے خوشی کے ساتھ ساتھ کوئی مثبت سبق بھی حاصل کریں۔

یومِ آزادی کے لیے مجوزہ سکول سرگرمیاں

1. خصوصی صبح کی اسمبلی

اسمبلی میں تلاوت، نعت، قومی ترانہ، پرچم کشائی، مختصر تقریر، ملی نغمہ اور دعا شامل کی جاسکتی ہے۔ اس موقع پر بچوں کو آزادی کی قدر، پاکستان سے محبت اور ذمہ دار شہری بننے کا مختصر پیغام دیا جائے۔

2. پرچم کشائی اور پرچم کے احترام کی تربیت

پرچم کشائی کے ساتھ بچوں کو قومی پرچم کے رنگوں اور علامتوں کا مطلب بتایا جائے۔ ساتھ ہی پرچم کے احترام، جھنڈیوں کی حفاظت اور قومی علامات کی حرمت کا شعور دیا جائے۔

3. تقریری مقابلہ

طلبہ کے لیے عمر کے مطابق مختصر تقریری مقابلہ رکھا جا سکتا ہے۔ موضوعات میں "میرا پاکستان، میری ذمہ داری"، "آزادی کا مطلب"، "قائدِاعظم کا پیغام" اور "پاکستان سے محبت: قول سے عمل تک" شامل کیے جاسکتے ہیں۔

4. ملی نغموں کی بامقصد پیشکش

ملی نغمے جذبۂ حب الوطنی پیدا کرنے کا خوبصورت ذریعہ ہیں۔ پیشکش میں وقار، نظم و ضبط اور پیغام کا خیال رکھا جائے تاکہ سرگرمی محض تفریح کے بجائے قومی شعور کا ذریعہ بنے۔

5. تحریکِ پاکستان کوئز

طلبہ کے لیے پاکستان کی تاریخ، قومی شخصیات، قومی علامات اور اہم واقعات پر مختصر کوئز کروایا جا سکتا ہے۔ اس سرگرمی سے بچوں کی معلومات میں اضافہ اور قومی تاریخ سے دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔

6. "پاکستان کے لیے میرا عہد" سرگرمی

ہر طالب علم ایک کارڈ پر پاکستان کے لیے اپنا ایک عملی عہد لکھے، جیسے سچ بولنا، صفائی رکھنا، محنت سے پڑھنا، وقت کی پابندی کرنا یا دوسروں کا احترام کرنا۔ یہ کارڈز کلاس روم میں آویزاں کیے جاسکتے ہیں۔

7. صفائی مہم: صاف سکول، صاف پاکستان

طلبہ اپنی کلاس، سکول گراؤنڈ یا لائبریری کی صفائی میں حصہ لیں۔ اس سرگرمی کا مقصد یہ سمجھانا ہے کہ وطن سے محبت کا ایک عملی اظہار اپنے ماحول کو صاف رکھنا بھی ہے۔

8. شجرکاری سرگرمی

ہر کلاس ایک پودا لگائے اور اس کی دیکھ بھال کی ذمہ داری لے۔ شجرکاری کے ذریعے بچوں میں ماحول دوستی، ذمہ داری اور مستقبل کے لیے مثبت سوچ پیدا کی جاسکتی ہے۔

9. تصویری یا ڈرائنگ مقابلہ

چھوٹے بچوں کے لیے ''میرا پیارا پاکستان''، ''پاکستان کا پرچم''، ''صاف ستھرا پاکستان'' یا ''میرے خوابوں کا پاکستان'' جیسے موضوعات پر ڈرائنگ مقابلہ رکھا جاسکتا ہے۔اس سے بچوں کی تخلیقی صلاحیت اور قومی محبت کا اظہار سامنے آتا ہے۔

10. مضمون نویسی یا تخلیقی تحریر

بڑی کلاسز کے طلبہ کے لیے مضمون نویسی کروائی جاسکتی ہے۔ موضوعات میں ''پاکستان کا مستقبل اور میری ذمہ داری''، ''اگر میں پاکستان کا معمار ہوتا'' اور ''آزادی میرے لیے کیا معنی رکھتی ہے؟'' شامل کیے جاسکتے ہیں۔

11. کردار سازی پر مبنی مختصر ٹیبلو

ٹیبلو میں یہ دکھایا جائے کہ حب الوطنی صرف نعرے لگانے کا نام نہیں بلکہ صفائی، دیانت، وقت کی پابندی، دوسروں کے احترام اور قانون پسندی سے ظاہر ہوتی ہے۔اس سرگرمی میں پیغام مختصر اور واضح رکھا جائے۔

12. قومی ہیروز کا تعارف

طلبہ قائداعظم، علامہ اقبال، فاطمہ جناح، سر سید احمد خان، لیاقت علی خان، عبدالستار ایدھی، ڈاکٹر عبدالقدیر خان یا ارفع کریم جیسی شخصیات پر مختصر تعارف پیش کریں۔ ہر تعارف کے آخر میں یہ ضرور بتایا جائے کہ ہم ان سے کیا سیکھ سکتے ہیں۔

13. "میرا پاکستان، میری سوچ" وال

نوٹس بورڈ پر ایک چارٹ لگایا جائے جس پر بچے مختصر جملے لکھیں: ''میں پاکستان کے لیے یہ کام کروں گا''، ''مجھے پاکستان سے محبت ہے کیونکہ...'' یا ''ایک اچھا پاکستانی یہ کام کرتا ہے''۔ یہ سرگرمی بچوں میں سوچ اور اظہار کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔

14. مطالعہ گوشہ

کلاس یا لائبریری میں تحریکِ پاکستان، قائداعظم، علامہ اقبال اور قومی ہیروز سے متعلق آسان کتابیں رکھی جائیں۔ بچے مختصر مطالعے کے بعد ایک جملہ لکھیں: "آج میں نے پاکستان کے بارے میں یہ نئی بات سیکھی"۔

15. والدین کی شمولیت

والدین کو ترغیب دی جائے کہ گھر میں بچوں کے ساتھ پاکستان، قومی ذمہ داریوں اور بزرگوں کی قربانیوں پر مختصر گفتگو کریں۔ اس سے سکول اور گھر دونوں جگہ بچوں میں قومی شعور مضبوط ہوتا ہے۔

سرگرمیوں کے دوران ضروری احتیاطیں

یومِ آزادی کی تقریبات میں سلیقہ، وقار اور نظم و ضبط کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ بچوں کو غیر ضروری شور، ہلڑ بازی، فضول خرچی، کچرا پھیلانے اور قومی پرچم کی بے حرمتی سے بچایا جائے۔ ہر سرگرمی کا مقصد واضح ہو: علم، شعور، کردار، ذمہ داری اور خدمت۔

یومِ آزادی خوشی، شکر اور عہد کا دن ہے۔ سکولز اس دن کو بچوں کی تربیت، قومی شعور اور کردار سازی کے لیے نہایت مؤثر انداز میں استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر سرگرمیاں مقصد، سلیقے اور تربیتی سوچ کے ساتھ ترتیب دی جائیں تو یہ بچوں کے دلوں میں وطن سے محبت کے ساتھ ذمہ داری کا احساس بھی پیدا کرتی ہیں۔ حقیقی جشن وہی ہے جو بچے کو اچھا انسان، اچھا طالب علم اور اچھا پاکستانی بننے کی طرف لے جائے۔ یومِ آزادی کا اصل پیغام یہی ہے کہ ہم پاکستان سے محبت کریں، اس کی قدر کریں، اس کی خدمت کریں اور اپنے علم، کردار اور عمل سے اس کے مستقبل کو روشن بنائیں۔

اچھی عادات

والدین کے لیے رہنما اصول

بچوں کی شخصیت اچانک نہیں بنتی بلکہ روزمرہ کے چھوٹے چھوٹے معمولات، گھر کے ماحول، والدین کے رویّے اور مسلسل تربیت سے آہستہ آہستہ تشکیل پاتی ہے۔ اچھی عادات بچے کے اندر نظم وضبط، ذمہ داری، اعتماد، صفائی، وقت کی پابندی، ادب، سچائی اور خوداعتمادی پیدا کرتی ہیں۔ اگر بچپن ہی سے درست عادات کی بنیاد رکھ دی جائے تو یہی عادات آگے چل کر بچے کے کردار کا مضبوط حصہ بن جاتی ہیں۔

عادت کیا ہوتی ہے؟

عادت وہ کام ہے جو انسان بار بار کرنے کی وجہ سے بغیر زیادہ سوچے خود بخود کرنے لگتا ہے۔ جیسے روزانہ وقت پر اٹھنا، سلام کرنا، ہاتھ دھونا، کتابیں ترتیب سے رکھنا، سچ بولنا، بڑوں کا احترام کرنا یا نماز کی پابندی کرنا۔ شروع میں بچہ کسی کام کو یاددہانی سے کرتا ہے، پھر مشق سے اسے آسانی محسوس ہوتی ہے، اور کچھ عرصے بعد وہی کام اس کے معمول کا حصہ بن جاتا ہے۔

اچھی عادات کی بنیاد گھر سے پڑتی ہے

بچہ سب سے پہلے گھر سے سیکھتا ہے۔ والدین کی گفتگو، وقت کی پابندی، صفائی، عبادت، دوسروں کے ساتھ رویّہ، غصے پر قابو، وعدے کی پابندی اور روزمرہ کا انداز بچے کے ذہن پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ والدین جو بات بار بار کہتے ہیں، اس سے زیادہ اثر وہ بات کرتی ہے جو والدین خود عمل کر کے دکھاتے ہیں۔ اگر والدین بچے کو صفائی کی تلقین کریں لیکن گھر میں چیزیں بکھری رہیں۔ اگر والدین بچے کو سچ بولنے کا کہیں لیکن خود چھوٹی باتوں میں جھوٹ بولیں تو بچے کے لیے سچائی کی اہمیت کم ہو جاتی ہے۔ اچھی عادات پیدا کرنے کا پہلا اصول یہ ہے کہ والدین خود نمونہ بنیں۔

چھوٹی عادت سے آغاز کریں

بچے پر ایک ہی وقت میں بہت سی عادات کا بوجھ نہ ڈالیں۔ ایک وقت میں ایک یا دو عادتوں پر توجہ دیں۔ مثال کے طور پر پہلے سلام کرنے کی عادت، پھر ہاتھ دھونے کی عادت، پھر وقت پر سونے کی عادت، پھر کتابیں ترتیب سے رکھنے کی عادت۔ چھوٹے قدم بچے کے لیے آسان ہوتے ہیں اور کامیابی کا احساس پیدا کرتے ہیں۔

بچے کو یہ نہ کہیں کہ ”تم ہمیشہ چیزیں خراب کرتے ہو“ بلکہ یہ کہیں: ”آج ہم صرف یہ مشق کریں گے کہ کھیلنے کے بعد کھلونے اپنی جگہ رکھیں گے۔“ اس طرح بچہ عادت کو سزا نہیں بلکہ ایک قابلِ عمل کام سمجھتا ہے۔

مستقل مزاجی ضروری ہے

عادت بنانے کے لیے مسلسل مشق ضروری ہے۔ اگر والدین ایک دن سختی کریں، دوسرے دن بالکل چھوڑ دیں، تیسرے دن پھر ڈانٹ دیں تو بچہ واضح پیغام نہیں سمجھ پاتا۔ گھر میں چند سادہ اصول مقرر کریں اور روزانہ نرمی کے ساتھ ان پر عمل کروائیں۔

مثلاً کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا، سونے سے پہلے دانت صاف کرنا، اسکول سے آکر بیگ مقررہ جگہ رکھنا، بڑوں کو سلام کرنا، کام ختم کرکے چیزیں واپس رکھنا۔ جب یہ کام روزانہ ایک ہی انداز میں ہوں گے تو بچے کے ذہن میں ترتیب پیدا ہوگی۔

تعریف اور حوصلہ افزائی کا کردار

بچے کو اچھی عادت اپنانے پر فوری تعریف دیں۔ تعریف مختصر، واضح اور عمل سے متعلق ہونی چاہیے۔ مثلاً:

"آپ نے آج اپنی کتابیں خود ترتیب سے رکھیں، یہ بہت اچھی بات ہے۔“ ”آپ نے غصے کے بجائے نرمی سے بات کی، مجھے خوشی ہوئی۔“

”آپ نے وعدہ پورا کیا، یہ ذمہ داری کی علامت ہے۔“

تعریف بچے کو اندر سے مضبوط کرتی ہے۔ البتہ ہر کام پر غیر ضروری انعام دینا مناسب نہیں، کیونکہ پھر بچہ عادت کو صرف انعام کے لیے اپناتا ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ بچہ اچھے کام کی قدر کو سمجھے۔

ڈانٹ کے بجائے رہنمائی

بچے غلطی کریں گے، بھولیں گے، سستی کریں گے، کبھی ضد بھی کریں گے۔ یہ تربیت کے عمل کا حصہ ہے۔ ہر غلطی پر سخت ڈانٹ بچے کو عادت سے دور کر سکتی ہے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ والدین غلطی کی نشاندہی کریں، وجہ سمجھائیں اور دوبارہ کوشش کا موقع دیں۔

مثلاً اگر بچہ چیزیں بکھیر دے تو صرف یہ نہ کہیں: "تم بہت گندے ہو۔" بلکہ کہیں: "چیزیں بکھر جائیں تو کمرہ خراب لگتا ہے۔ آئیں، ہم مل کر انہیں جگہ پر رکھتے ہیں، پھر اگلی بار آپ خود کریں گے"

ماحول کو عادت کے مطابق بنائیں

اچھی عادت کے لیے ماحول مددگار ہونا چاہیے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ بچہ مطالعہ کرے تو گھر میں کتابیں نظر آنی چاہئیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ بچہ صفائی رکھے تو ڈسٹ بن آسان جگہ پر ہو۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ بچہ وقت پر سوئے تو رات کو موبائل، ٹی وی اور غیر ضروری شور کم ہونا چاہیے۔ صرف نصیحت کافی نہیں ہوتی، ماحول بھی تربیت کا حصہ ہوتا ہے۔ بچہ جس ماحول میں رہتا ہے، وہی اس کے معمولات کو آسان یا مشکل بناتا ہے۔

بچے کی عمر اور صلاحیت کا خیال رکھیں

ہر عمر کے بچے سے ایک جیسی توقع نہیں کی جا سکتی۔ چھوٹے بچے کو چھوٹی ذمہ داری دیں، جیسے کھلونے سمیٹنا، پانی کی بوتل جگہ پر رکھنا، سلام کرنا۔ بڑے بچے کو نسبتاً بڑی ذمہ داری دیں، جیسے اپنا بستہ ترتیب دینا، ہوم ورک کا وقت خود دیکھنا، چھوٹے بہن بھائی کی مدد کرنا یا گھر کے کسی کام میں حصہ لینا۔ اگر ذمہ داری بچے کی عمر سے زیادہ ہو گی تو وہ پریشان ہو گا۔ اگر بہت کم ہو گی تو وہ ذمہ دار نہیں بنے گا۔ مناسب ذمہ داری عادت سازی کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس ساری سرگرمی کے لیے مربی (تربیت کرنے والے) کے پاس حکمت ہونی چاہیے۔ اسے ہر طرح اور ہر سطح کے بچوں سے کام لینا اور کروانا آنا چاہیے۔ بچوں کی عمر، دلچسپیاں، مشاغل اور شخصیت کے امتیازات کا بہت عمل دخل ہے۔ سب انسانوں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنا حماقت ہے۔

اچھی عادات کے عملی طریقے

والدین روزانہ کے معمولات میں چند سادہ طریقے شامل کر سکتے ہیں۔

۔ صبح اٹھنے، ناشتہ کرنے، پڑھنے، کھیلنے اور سونے کا وقت مقرر کریں۔

۔ بچے کے لیے چھوٹی ذمہ داریاں طے کریں۔

۔ ہر اچھی عادت پر مختصر تعریف کریں۔

۔ غلطی پر چیخنے کے بجائے دوبارہ طریقہ سمجھائیں۔

۔ گھر میں والدین خود وہ عادت اپنائیں جو بچے میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

بچے کے سامنے جھوٹ، بدزبانی، وعدہ خلافی اور بے ترتیبی سے بچیں۔

والدین کے نام چند اہم احتیاتیں

- بچے کا دوسرے بچوں سے بار بار موازنہ نہ کریں۔
- اسے احساس دلائیں کی آپ کے نگران نہیں بلکہ خیر خواہ اور مددگار ہیں۔
- بچے کے سامنے بہت لمبی نصیحتیں نہ کریں۔ مختصر اور عملی بات کریں۔
- اسے شرمندہ کرنے کے بجائے اس کی رہنمائی کریں۔اس کی چھوٹی کامیابی کو بھی اہم سمجھیں۔

- اچھی عادات صرف دنیاوی کامیابی کے لیے نہیں بلکہ دینی اور اخلاقی زندگی کے لیے بھی ضروری ہیں۔
- اچھی عادات محبت، مستقل مزاجی، عملی نمونے اور مناسب رہنمائی سے بنتی ہیں۔
- والدین گھر کا ماحول مثبت رکھیں، خود اچھا نمونہ پیش کریں۔
- غلطی پر نرمی سے اصلاح کریں اور اچھی کوشش پر حوصلہ افزائی کریں

❖ آج کی ایک چھوٹی اچھی عادت کل کے مضبوط کردار کی بنیاد بن سکتی ہے۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کی عادت سازی کو تربیت کا لازمی حصہ بنائیں، کیونکہ یہی عادات بچے کی شخصیت، اخلاق اور مستقبل کو خوبصورت بناتی ہیں۔

مالک خان سیال

سکول واپسی، وطن سے محبت اور سرسبز پاکستان

گرما کی طویل چھٹیوں کے بعد اگست کا مہینہ سکولوں میں نئے تعلیمی آغاز، یومِ آزادی کی تیاری اور شجرکاری کے عملی پیغام کے ساتھ آتا ہے۔ یہ مہینہ طلبہ، اساتذہ اور والدین تینوں کے لیے ذمہ داری، نظم وضبط، حب الوطنی اور ماحول دوستی کا بہترین موقع ہے۔

1۔ طلبہ کے لیے رہنمائی

سکول واپسی کی تیاری

- طویل چھٹیوں کے بعد سکول تازہ دم ہو کر آیئے۔
- اپنے اساتذہ اور دوستوں سے خوش دلی کے ساتھ ملیے۔
- سکول کے معمولات کو دوبارہ سنجیدگی سے اپنایئے۔
- وقت کی پابندی، صاف ستھرا لباس اور مکمل تیاری کا خاص خیال رکھیے۔
- بستہ، کتابیں، کاپیاں، پنسل، قلم اور دیگر تعلیمی سامان پہلے سے تیار رکھیے۔

چھٹیوں کا کام

- اگر چھٹیوں کا کوئی کام باقی رہ گیا ہے تو اسے جلد مکمل کیجیے۔
- کام صاف، خوش خط اور ترتیب کے ساتھ لکھیے۔
- کاپیوں پر تاریخ، عنوان اور صفحہ نمبر کا خیال رکھیے۔
- جلد بازی میں کام خراب کرنے کے بجائے تھوڑا تھوڑا کر کے معیاری کام مکمل کیجیے۔
- سکول آتے وقت چھٹیوں کا کام مکمل اور صاف ستھری حالت میں ساتھ لایئے۔

یومِ آزادی کی تیاری

- اگست یومِ آزادی کا مہینہ ہے، اس لیے قومی جذبے کے ساتھ تیاری کیجیے۔
- اپنی دلچسپی کے مطابق کوئی مثبت سرگرمی منتخب کیجیے، مثلاً: تقریر، ملی نغمہ، ترانہ، خاکہ، ٹیبلو، کوئز، ڈرامہ، قومی معلومات پر مبنی مختصر پریزنٹیشن
- جو سرگرمی منتخب کریں، اسے اچھی طرح یاد کریں۔
- گھر میں والدین اور بہن بھائیوں کے سامنے مشق کریں۔
- سکول میں اعتماد، نظم اور خوب صورت انداز سے اپنی کارکردگی پیش کریں۔
- یومِ آزادی کو صرف جشن نہ سمجھیں بلکہ وطن سے محبت، خدمت، محنت اور ذمہ داری کا پیغام سمجھیں۔

شجرکاری میں حصہ

- اگست شجرکاری کے لیے مناسب مہینہ ہے۔
- اپنے سکول، گھر یا محلے میں کم از کم ایک پودا لگائیے۔
- پودا لگانے کے بعد اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی لیجیے۔
- پودے کو پانی دیجیے اور اسے جانوروں یا نقصان سے بچائیے۔
- یاد رکھیے کہ پودا لگانا صدقۂ جاریہ بھی ہے اور ماحول کی خدمت بھی۔

2۔اساتذہ کے لیے رہنمائی

طلبہ کا خوش آمدید استقبال

- چھٹیوں کے بعد طلبہ کو محبت، مسکراہٹ اور حوصلہ افزائی کے ساتھ خوش آمدید کہیے۔
- پہلے دنوں میں کلاس روم کا ماحول نرم، خوش گوار اور حوصلہ افزا رکھیے۔
- طلبہ کو یک دم سخت تعلیمی دباؤ میں ڈالنے کے بجائے تدریجی انداز سے معمول میں واپس لائیے۔
- بچوں سے چھٹیوں کے مثبت تجربات سننے کا موقع دیجیے۔
- کلاس میں نظم و ضبط کے ساتھ دوستانہ ماحول پیدا کیجیے۔

چھٹیوں کے کام کا جائزہ

- طلبہ کے چھٹیوں کے کام کو تحمل اور توجہ سے چیک کیجیے۔
- مکمل، صاف اور خوش خط کام کرنے والے بچوں کی تعریف کیجیے۔
- جن طلبہ کا کام نامکمل ہو، انہیں ڈانٹنے کے بجائے مناسب وقت اور رہنمائی دیجیے۔
- کاپیوں کی صفائی، ترتیب، خوش خطی اور درستگی پر خصوصی توجہ دلائیے۔
- طلبہ میں یہ احساس پیدا کیجیے کہ کام صرف مکمل کرنا کافی نہیں، اسے اچھے انداز میں پیش کرنا بھی ضروری ہے۔

یومِ آزادی کی سرگرمیاں

- یومِ آزادی کی سرگرمیوں کو صرف رسمی تقریب نہ بنائیے بلکہ کردار سازی کا ذریعہ بنائیے۔
- طلبہ کو آزادی کی اہمیت، قیامِ پاکستان کی قربانیوں اور اچھے شہری کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیجیے۔
- مختلف صلاحیتوں کے بچوں کو مختلف سرگرمیوں میں شامل کیجیے، مثلاً:
  - مقررین کے لیے تقاریر
  - خوش آواز بچوں کے لیے ملی نغمے
  - بااعتماد بچوں کے لیے خاکے اور ڈرامے
  - معلوماتی بچوں کے لیے کوئز
  - تخلیقی بچوں کے لیے پوسٹر، چارٹ یا ٹیبلو
- ہر بچے کو اس کی صلاحیت کے مطابق حصہ لینے کا موقع دیجیے۔
- سرگرمیوں کے ذریعے نظم، تعاون، اعتماد اور قومی شعور کو فروغ دیجیے۔

شجرکاری مہم

- اگست میں سکول کی سطح پر شجرکاری مہم منظم کیجیے۔
- ہر کلاس کو ایک پودا لگانے اور اس کی دیکھ بھال کی ذمہ داری دی جاسکتی ہے۔
- طلبہ کو درختوں کے فوائد آسان الفاظ میں سمجھائیے:
  - درخت آکسیجن فراہم کرتے ہیں۔
  - ماحول کو ٹھنڈا رکھتے ہیں۔
  - آلودگی کم کرتے ہیں۔
  - سایہ فراہم کرتے ہیں۔
  - زمین کو خوب صورت اور سرسبز بناتے ہیں۔
- شجرکاری کو ایک دن کی سرگرمی نہ بنائیں پورے مہینے کی ذمہ داری بنائیں۔
- پودوں کی دیکھ بھال کے لیے طلبہ کی ڈیوٹیاں مقرر کی جاسکتی ہیں۔

3۔ والدین کے لیے رہنمائی

بچوں کو سکول روٹین میں واپس لانا

- چھٹیوں کے بعد بچوں کے سونے اور جاگنے کے اوقات آہستہ آہستہ درست کیجیے۔
- سکول شروع ہونے سے پہلے بچوں کا یونیفارم، بستہ، کتابیں اور کاپیاں تیار کروا دیجیے۔
- بچوں کو سکول واپس جانے کے لیے ذہنی طور پر خوش دلی سے تیار کیجیے۔
- سکول کے بارے میں مثبت باتیں کیجیے تاکہ بچہ دلچسپی اور اعتماد کے ساتھ سکول جائے۔
- پہلے چند دن بچوں کے ساتھ نرمی اور حوصلہ افزائی کا رویہ رکھیے۔

چھٹیوں کے کام میں تعاون

- بچے کا چھٹیوں کا کام ضرور دیکھیے۔
- اگر کوئی کام باقی ہے تو اسے مکمل کرنے کے لیے روزانہ مناسب وقت مقرر کیجیے۔
- بچے کا کام خود نہ کیجیے بلکہ اسے رہنمائی دیجیے۔
- صاف لکھائی، درستگی اور ترتیب کی طرف بچے کی توجہ دلائیے۔
- بچے کو یہ احساس دلائیے کہ مکمل اور صاف کام اس کی ذمہ داری ہے۔

یومِ آزادی کی تیاری میں کردار

- اگر بچہ تقریر، ترانہ، ملی نغمہ، کوئز یا خاکہ یاد کر رہا ہے تو گھر میں اس کی مشق کروائیے۔
- غلطی پر حوصلہ شکنی نہ کریں بلکہ محبت سے اصلاح کیجیے۔
- بچوں کو پاکستان کی قدر، آزادی کی اہمیت اور اچھا شہری بننے کا شعور دیجیے۔
- گھر میں یومِ آزادی کو مثبت اور باوقار انداز سے منانے کا ماحول بنائیے۔
- بچوں کو سمجھائیے کہ وطن سے محبت صرف نعروں سے نہیں بلکہ اچھے کردار، محنت اور دیانت سے ظاہر ہوتی ہے۔

گھر میں شجرکاری

- گھر میں بچوں کے ساتھ مل کر ایک پودا ضرور لگائیے۔
- بچے کو پودے کی دیکھ بھال کی ذمہ داری دیجیے۔
- اسے پانی دینے، صفائی رکھنے اور حفاظت کرنے کی عادت ڈالیے۔
- شجرکاری کے ذریعے بچوں میں ذمہ داری، صبر، محبت اور ماحول دوستی پیدا کی جاسکتی ہے۔
- گھر کا چھوٹا سا پودا بھی بچے کے لیے بڑی تربیتی سرگرمی بن سکتا ہے۔

زعیم لودھی

بچوں میں صفائی کی عادت:
گھر اور سکول کا مشترکہ کردار

صفائی اچھی صحت، منظم زندگی اور مضبوط شخصیت کی بنیاد ہے۔ جو بچہ اپنے جسم، لباس، سامان اور ماحول کو صاف رکھنا سیکھ لیتا ہے، اس میں ذمہ داری، نظم وضبط اور دوسروں کے حقوق کا احساس بھی پیدا ہوتا ہے۔ بچوں میں صفائی کی عادت صرف نصیحت سے نہیں بنتی بلکہ مسلسل مشق، بڑوں کے عملی نمونے اور گھر و سکول کے مشترکہ تعاون سے پروان چڑھتی ہے۔ بچہ دن کا ایک حصہ گھر اور ایک حصہ سکول میں گزارتا ہے۔ اگر گھر میں صفائی کی تلقین کی جائے لیکن سکول میں اس پر توجہ نہ ہو، یا سکول میں اصول سکھائے جائیں مگر گھر میں ان کی مشق نہ کروائی جائے، تو عادت مضبوط نہیں ہو پاتی

صفائی کی عادت کیوں ضروری ہے؟

صفائی بچوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ہاتھ دھونا، دانت صاف کرنا، ناخن تراشنا، صاف لباس پہننا اور کھانے کی جگہ صاف رکھنا بہت سی بیماریوں سے بچا سکتا ہے۔

صفائی کا تعلق صرف جسمانی صحت سے نہیں بلکہ ذہنی سکون اور تعلیمی کارکردگی سے بھی ہے۔ صاف میز، ترتیب سے رکھا ہوا بستہ اور منظم کمرہ بچے کی توجہ بہتر بناتے ہیں۔ اسے اپنی چیزیں تلاش کرنے میں آسانی ہوتی ہے اور وہ زیادہ اعتماد کے ساتھ کام کرتا ہے۔

ماحول کو صاف رکھنا بچے میں اجتماعی ذمہ داری بھی پیدا کرتا ہے۔ جب بچہ کچرا ڈسٹ بن میں ڈالتا، پانی ضائع نہیں کرتا اور عوامی جگہوں کو صاف رکھتا ہے تو وہ ایک ذمہ دار شہری بننے کی تربیت حاصل کرتا ہے۔

صفائی کے اہم پہلو

بچوں کو صفائی کا تصور چند واضح حصوں میں سمجھایا جا سکتا ہے۔

ذاتی صفائی

- روزانہ ہاتھ منہ دھونا
- دانت صاف کرنا
- ناخن تراشنا
- بال سنوارنا
- کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا
- صاف لباس پہننا

سامان کی صفائی

- بستہ
- کتابیں
- پنسل باکس
- پانی کی بوتل

دیگر مشترکہ جگہوں کو صاف رکھنا بھی صفائی کا حصہ ہے۔

بچے کو سمجھایا جائے کہ ہر جگہ ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے۔

گھر کا کردار

گھر بچے کی پہلی تربیت گاہ ہے۔ بچہ والدین اور خاندان کے دوسرے افراد کو دیکھ کر عادتیں اپناتا ہے۔ اس لیے والدین کو چاہیے کہ صفائی کو ڈانٹ یا سزا کے بجائے روزمرہ معمول کا حصہ بنائیں۔

آسان اصول مقرر کریں

ایک ہی وقت میں بہت سے اصول دینے کے بجائے چند آسان عادات سے آغاز کیا جائے، مثلاً:

- ☐ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا۔
- ☐ کھیلنے کے بعد کھلونے سمیٹنا۔
- ☐ گندا لباس مخصوص ٹوکری میں ڈالنا۔
- ☐ کچرا ڈسٹ بن میں ڈالنا۔
- ☐ صبح اور رات دانت صاف کرنا۔

جب ایک عادت مضبوط ہو جائے تو دوسری عادت شامل کی جا سکتی ہے

روزانہ معمول بنائیں

صفائی کے کام مقررہ اوقات سے جوڑ دیے جائیں۔ مثلاً صبح اٹھ کر بستر درست کرنا، سکول سے واپسی پر یونیفارم تبدیل کرنا، کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا اور سونے سے پہلے دانت صاف کرنا۔

خود عملی نمونہ بنیں

والدین بچے کے سامنے چیزیں ترتیب سے رکھیں، کچرا مناسب جگہ پر ڈالیں اور کام کے بعد جگہ صاف کریں۔ بچہ وہ عمل جلدی اپناتا ہے جو وہ اپنے بڑوں کو کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔

کوشش کی تعریف کریں

جب بچہ اپنی چیزیں ترتیب سے رکھے تو اس کی واضح تعریف کی جائے:

"آپ نے آج اپنا بستہ بہت اچھے طریقے سے ترتیب دیا ہے۔"

"آپ نے کھانے کے بعد میز صاف کر کے ذمہ داری دکھائی ہے۔"

تعریف بچے کی کوشش پر ہونی چاہیے، صرف نتیجے پر نہیں۔

غلطی پر اصلاح کریں

اگر بچہ کچرا زمین پر پھینک دے تو اسے "گندا" یا "سست" نہ کہیں۔ صرف عمل کی اصلاح کروائیں:

"کاغذ زمین پر رہ گیا ہے، اسے ڈسٹ بن میں ڈال دیں۔"

اس طرح بچے کی شخصیت کو نشانہ بنائے بغیر اس کی عادت بہتر کی جا سکتی ہے۔

صاف ماحول فراہم کریں

کلاس روم، واش روم، پانی پینے کی جگہ اور کھیل کا میدان صاف ہوں۔ مناسب جگہوں پر ڈسٹ بن رکھے جائیں اور بچوں کو ان کے درست استعمال کی تربیت دی جائے۔

مختصر روزانہ یاددہانی

اسمبلی یا کلاس کے آغاز میں ایک منٹ کا صفائی پیغام دیا جا سکتا ہے:

"آج ہم اپنی میز اور بستہ صاف رکھیں گے۔"

"کھانے کے بعد ہر طالب علم اپنا ریپر ڈسٹ بن میں ڈالے گا۔"

استاد عملی نمونہ بنے

استاد اپنی میز، کتابیں اور تعلیمی سامان ترتیب سے رکھے۔ کلاس میں کاغذ نظر آئے تو خود بھی اٹھائے اور بچوں کو بھی محبت سے شریک کرے۔ اس سے بچے سیکھتے ہیں کہ صفائی صرف ملازم کی ذمہ داری نہیں۔

ذمہ داریاں تقسیم کریں

طلبہ کو اپنی عمر کے مطابق چھوٹی ذمہ داریاں دی جاسکتی ہیں، مثلاً:

- کتابوں کی الماری منظم رکھنا۔
- بورڈ صاف رکھنا۔
- ڈسٹ بن کے استعمال کی یاد دہانی کروانا۔
- پانی کی بوتلوں کی جگہ ترتیب سے رکھنا۔
- کلاس کے اختتام پر کرسیاں سیدھی کرنا۔

ذمہ داریاں ہر ہفتے تبدیل کی جائیں تاکہ تمام بچوں کو موقع ملے۔

کن باتوں سے گریز کریں؟

بچے کو ''گندا''، ''سست'' یا ''لاپروا'' کہنے سے اس کی خود اعتمادی متاثر ہوتی ہے۔ صفائی کو سزا نہ بنایا جائے اور نہ ہی بچے کا دوسروں سے موازنہ کیا جائے۔ اس کی عمر سے زیادہ ذمہ داری دینے کے بجائے چھوٹے اور قابلِ عمل اہداف مقرر کیے جائیں۔

والدین بچے کا ہر کام خود بھی نہ کریں۔ اسے وقت، رہنمائی اور مشق کا موقع دیں تاکہ وہ اپنی ذمہ داری خود سنبھالنا سیکھے۔

بچوں میں صفائی کی عادت ایک مسلسل تربیتی عمل ہے۔ یہ عادت گھر اور سکول کے مشترکہ تعاون، بڑوں کے عملی نمونے، آسان اصولوں، مناسب ذمہ داریوں اور مثبت حوصلہ افزائی سے مضبوط ہوتی ہے۔

جب بچے صفائی کو حکم یا سزا کے بجائے اپنی ذاتی اور اجتماعی ذمہ داری سمجھنے لگتے ہیں تو ان میں صحت، نظم و ضبط، خود اعتمادی اور دوسروں کے احترام جیسی اہم صفات پیدا ہوتی ہیں۔ آج سکھائی گئی صفائی کی ایک چھوٹی سی عادت مستقبل کے ایک صحت مند، مہذب اور ذمہ دار معاشرے کی بنیاد بن سکتی ہے۔

یاسر نواز

غصہ، ضد اور بے چینی

بچے کسی بھی قوم اور معاشرے کا سب سے قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ ان کی شخصیت، عادات اور رویّے مستقبل کے معاشرے کی بنیاد بنتے ہیں۔ بچپن انسانی زندگی کا وہ اہم دور ہے جس میں ذہنی، جسمانی، جذباتی اور سماجی نشوونما تیزی سے ہوتی ہے۔ اسی دوران بچے مختلف جذبات کا تجربہ کرتے ہیں جن میں خوشی، محبت، خوف، غصہ، بے چینی اور مایوسی شامل ہیں۔ بعض اوقات یہ جذبات ایسے رویّوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں جنہیں منفی رویّے کہا جاتا ہے، جیسے غصہ، ضد، چڑچڑاپن اور بے چینی۔ اکثر والدین اور اساتذہ ان رویّوں کو صرف نافرمانی سمجھتے ہیں، حالانکہ حقیقت میں یہ بچے کے اندرونی احساسات اور نفسیاتی کیفیت کا اظہار ہوتے ہیں۔

آج کی بہترین تربیت، کل کے پُراعتماد، بااخلاق اور کامیاب انسان کی ضمانت ہے

رویّے کے پیچھے موجود پیغام کو سمجھیں:

بچے کا ہر رویّہ کسی نہ کسی ضرورت یا احساس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جب بچہ غصہ کرے تو فوراً سزا دینے کے بجائے یہ سوچنا چاہیے کہ وہ اس وقت کس کیفیت سے گزر رہا ہے۔

- کیا وہ تھکا ہوا ہے؟
- کیا اسے بھوک لگی ہے؟
- کیا وہ والدین کی توجہ چاہتا ہے؟
- کیا اسکول میں کسی نے اسے پریشان کیا ہے؟
- کیا وہ کسی کام میں ناکام ہوا ہے؟
- کیا اسے اپنی بات کہنے کا موقع نہیں مل رہا؟

بچوں میں منفی رویّوں کی وجوہات:

بچوں میں غصہ، ضد اور بے چینی اچانک پیدا نہیں ہوتی بلکہ ان کے پیچھے مختلف نفسیاتی، جذباتی اور سماجی عوامل کارفرما ہوتے ہیں۔

توجہ حاصل کرنے کی خواہش:

ہر بچہ فطری طور پر چاہتا ہے کہ اس کی بات سنی جائے، اس کے جذبات کو سمجھا جائے اور اسے والدین کی محبت اور توجہ ملے۔ جب والدین مصروفیات کی وجہ سے بچے کو مناسب وقت نہیں دے پاتے تو وہ خود کو نظرانداز محسوس کرتا ہے۔ چونکہ کم عمر بچے اپنے جذبات کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے، اس لیے وہ ضد، غصے، رونے یا شرارت کے ذریعے توجہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ ان کی محبت اور توجہ کی خاموش پکار ہوتی ہے، نہ کہ بدتمیزی۔ ایسے حالات میں والدین کو چاہیے کہ ڈانٹنے کے بجائے بچے کے ساتھ محبت سے وقت گزاریں، اس کی بات سنیں اور اسے یہ احساس دلائیں کہ وہ ان کی زندگی کا اہم حصہ ہے۔ اس طرح بچے کے اندر اعتماد، تحفظ اور اپنائیت کا احساس پیدا ہوتا ہے اور اس کے منفی رویّوں میں بھی کمی آتی ہے۔

جذبات کے اظہار میں دشواری:

بچے اکثر اپنے جذبات اور احساسات کو واضح الفاظ میں بیان نہیں کر پاتے، اس لیے ان کے دل کی کیفیت ان کے رویّوں، حرکات اور ردِ عمل کے ذریعے

ظاہر ہوتی ہے۔ کبھی وہ غصہ کرتے ہیں، کبھی ضد کرتے ہیں، کبھی خاموش ہو جاتے ہیں اور کبھی معمولی بات پر رونے لگتے ہیں۔ دراصل یہ رویّے ان کے اندر چھپی پریشانی، خوف، اداسی، عدمِ تحفظ یا توجہ کی خواہش کی علامت ہو سکتے ہیں۔ ایسے وقت میں بچے کو صرف بدتمیز یا ضدی سمجھنے کے بجائے اس کے رویّے کے پیچھے موجود اصل احساس کو سمجھنا ضروری ہے۔ محبت، صبر اور توجہ کے ساتھ بچے کی بات سننے سے وہ خود کو محفوظ محسوس کرتا ہے اور آہستہ آہستہ اپنے جذبات کو بہتر انداز میں بیان کرنا سیکھتا ہے۔

گھریلو ماحول:

گھر کا ماحول بچے کی شخصیت، سوچ اور رویّوں کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اگر گھر میں اکثر جھگڑے، چیخ و پکار، تناؤ، عدم برداشت یا بے عزتی کا ماحول ہو تو بچے خود کو غیر محفوظ اور پریشان محسوس کرتے ہیں۔ ایسے حالات ان کی ذہنی اور جذباتی نشوونما کو متاثر کرتے ہیں، اور وہ انہی رویّوں کو سیکھ کر اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنا لیتے ہیں۔ اس کے برعکس، محبت، احترام، برداشت اور پُرسکون گھریلو ماحول بچے کے اندر اعتماد، مثبت سوچ اور اچھے اخلاق کو فروغ دیتا ہے۔

بچوں کی ذہنی اور جذباتی کیفیت کا کردار:

بچے کا رویّہ درحقیقت اس کی ذہنی، جذباتی اور نفسیاتی کیفیت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اکثر اوقات غصہ، ضد، بے چینی، خاموشی یا چڑچڑاپن صرف بدتمیزی نہیں ہوتے بلکہ کسی اندرونی پریشانی، خوف، عدم تحفظ یا توجہ کی کمی کا اظہار ہوتے ہیں۔ بچے اپنے احساسات کو بڑوں کی طرح الفاظ میں بیان نہیں کر پاتے، اس لیے وہ اپنے جذبات کو اپنے رویّوں کے ذریعے ظاہر کرتے ہیں۔ نفسیات کے ماہرین کے مطابق جب بچے کو والدین کی محبت، توجہ، تحفظ، اعتماد اور مثبت رہنمائی حاصل ہوتی ہے تو وہ خود کو محفوظ، پُراعتماد اور خوش محسوس کرتا ہے، جس سے اس کی شخصیت متوازن انداز میں پروان چڑھتی ہے۔ اس کے برعکس اگر بچہ خود کو تنہا، نظرانداز، غیر محفوظ یا غیر اہم محسوس کرے تو اس کے اندر بے چینی، خوف، غصہ اور منفی جذبات جنم لینے لگتے ہیں، جو آہستہ آہستہ اس کے رویّے، تعلیم، خوداعتمادی اور دوسروں کے ساتھ تعلقات پر بھی منفی اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بچے کے رویّے کو صرف اس کے عمل کی بنیاد پر نہیں بلکہ اس کے پیچھے موجود جذبات اور حالات کو سمجھ کر دیکھنا چاہیے۔

جذباتی ذہانت(Emotional Intelligence):

جذباتی ذہانت سے مراد اپنے اور دوسروں کے جذبات کو سمجھنے، پہچاننے اور مناسب انداز میں ظاہر کرنے کی صلاحیت ہے۔ ایک جذباتی طور پر ذہین فرد نہ صرف اپنے غصے، اداسی، خوشی اور خوف کو بہتر طریقے سے سمجھتا ہے بلکہ دوسروں کے احساسات کا بھی احترام کرتا ہے۔ بچوں میں جذباتی ذہانت پیدا ہونے سے وہ اپنے جذبات پر قابو پانا، مسائل کو پُرسکون انداز میں حل کرنا، دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنا اور بہتر تعلقات قائم کرنا سیکھتے ہیں۔ یہ صلاحیت بچے کی خوداعتمادی، سماجی رویّے اور متوازن شخصیت کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

جذباتی طور پر مضبوط بچے:

- اپنے غصے پر قابو رکھتے ہیں۔
- مشکلات کا سامنا اعتماد سے کرتے ہیں۔
- دوسروں کے احساسات کو سمجھتے ہیں۔
- ذہنی دباؤ کا بہتر مقابلہ کرتے ہیں۔

لٰہذا بچوں کی تربیت میں ان کی ذہنی اور جذباتی نشوونما پر خصوصی توجہ دینا ضروری ہے۔

غصے، ضد اور بے چینی کی اصلاح کے مؤثر طریقے:

- ❖ بچے کی بات غور سے سننا
- ❖ خود پر سکون رہنا
- ❖ غصے کی اصل وجہ تلاش کرنا
- ❖ مثبت رویّوں کی حوصلہ افزائی
- ❖ واضح اصول و حدود مقرر کرنا
- ❖ مناسب نیند، غذا اور کھیل کود
- ❖ اسکرین ٹائم محدود کرنا

والدین اور اساتذہ کا کردار:

- ❖ بچوں کے ساتھ دوستانہ تعلق قائم کرنا
- ❖ سزا کے بجائے رہنمائی دینا
- ❖ جذباتی ضروریات کو سمجھنا
- ❖ محبت، صبر اور مستقل مزاجی اختیار کرنا
- ❖ بچے کی بات توجہ اور ہمدردی سے سننا
- ❖ مثبت رویّوں کی تعریف اور حوصلہ افزائی کرنا
- ❖ واضح اصول اور مناسب حدود مقرر کرنا

غصہ، ضد اور بے چینی بچوں کے اندر موجود جذبات، احساسات اور ضروریات کا اظہار ہوتے ہیں۔ ان رویّوں کو صرف نافرمانی سمجھنا درست نہیں۔ محبت، توجہ، اعتماد اور مثبت تربیت کے ذریعے بچوں کے منفی رویّوں کو مثبت عادات میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ ایک صحت مند اور پُر سکون ماحول ہی ایک متوازن، پُر اعتماد اور کامیاب شخصیت کی بنیاد بنتا ہے۔

اصغر حمید

تعمیر شخصیت
میں معلم کا کردار

اساتذہ کے لیے جامع، عملی اور رہنمائی پر مبنی تحریر

تعلیم کا حقیقی مقصد صرف معلومات کی منتقلی نہیں بلکہ ایک متوازن، بااعتماد اور باکردار شخصیت کی تشکیل ہے۔ ایک طالب علم اپنی زندگی کا بڑا حصہ اسکول میں گزارتا ہے، جہاں اس کے خیالات، عادات، رویے اور فیصلے کرنے کی صلاحیت پروان چڑھتی ہے۔ اس پورے عمل میں استاد ایک معمارِ شخصیت (Personality Builder) کی حیثیت رکھتا ہے۔ استاد کے الفاظ، اندازِ تدریس، رویہ اور توجہ—یہ سب مل کر ایک بچے کی اندرونی دنیا کو تشکیل دیتے ہیں۔

استاد کی شخصیت: خاموش مگر طاقتور اثر

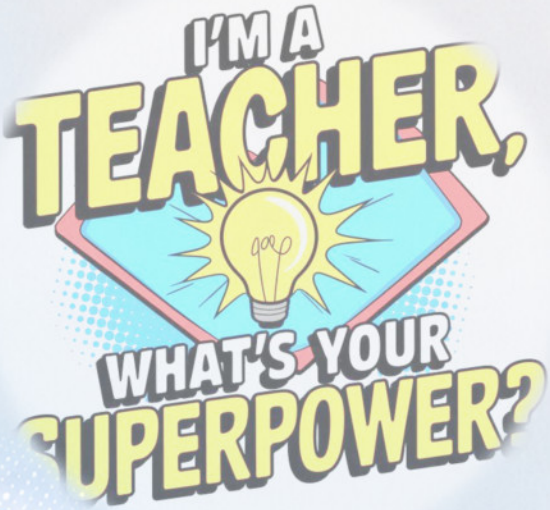

یہ حقیقت ہے کہ طلبہ وہ نہیں بنتے جو انہیں بتایا جاتا ہے، بلکہ وہ بنتے ہیں جو وہ دیکھتے ہیں۔ استاد کی اپنی شخصیت، اس کا طرزِ گفتگو، مسئلہ حل کرنے کا انداز، اور دوسروں کے ساتھ برتاؤ یہ سب طلبہ کے لیے ایک عملی نمونہ ہوتا ہے۔ طلبہ عام طور پر وہ کم کرتے ہیں جو کسی سے سنتے ہیں، بلکہ وہ وہی سرانجام دیتے ہیں جسے کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ "Actions Speak Louder than Words"

عملی رہنمائی: اعتماد سازی شخصیت کی بنیاد

خوداعتمادی (Self-Confidence) شخصیت کی ترقی کا بنیادی ستون ہے۔ایک ایسا طالب علم جو خود پر یقین رکھتا ہو، وہ نہ صرف تعلیمی میدان میں بہتر کارکردگی دکھاتا ہے بلکہ زندگی کے چیلنجز کا بھی ڈٹ کر مقابلہ کرتا ہے۔

- ہر طالب علم کو بولنے کا موقع دیں (even shy students)
- کامیابی کے ساتھ ساتھ کوشش (effort) کی بھی تعریف کریں
- غلط جواب پر شرمندہ کرنے کے بجائے کہیں:
- "اچھی کوشش ہے، آیئے اسے مزید بہتر کرتے ہیں"
- کمزور طلبہ کو الگ سے وقت دیں تاکہ وہ پیچھے نہ رہ جائیں۔
- طلبہ کے سامنے دوسرے ساتھی طلبہ کے بارے میں مثبت رائے دیں۔
- منفی تاثرات دینے سے گریز کریں۔اس سے طلبہ میں بذات خود ایک مثبت زہنیت پروان چڑھے گی۔

اخلاقی تربیت: کردار سازی کا عمل

ایک استاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ طلبہ میں صرف علم ہی نہیں بلکہ اچھا کردار بھی پیدا کرے۔ معاشرے کی بہتری کا انحصار اسی پر ہے۔

کلاس روم میں عملی سرگرمیاں:

کہانی کا تجزیہ: (Story Reflection)

طلبہ کو ایک اخلاقی کہانی سنائیں اور پوچھیں :

- اس کہانی سے کیا سبق ملا؟
- اگر آپ اس کردار کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟

رول پلے: (Role Play)

موضوع دیں، "سچ بولنا vs جھوٹ بولنا"

طلبہ کو کردار دے کر عملی مشق کروائیں

تنقیدی سوچ اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت

آج کے دور میں صرف رٹنا کافی نہیں، بلکہ طلبہ کو سوچنے، سوال کرنے اور حل تلاش کرنے کی صلاحیت دینا ضروری ہے۔

عملی طریقے:

ہر سبق کے بعد پوچھیں :

"آپ اس علم کو کہاں استعمال کریں گے؟ "

"اگر یہ مسئلہ آپ کے سامنے آئے تو آپ کیا کریں گے؟ "

گروپ ڈسکشن:

کسی مسئلے پر مختلف گروپس کو مختلف زاویے دیں

مثلاً: موبائل فون کے فائدے اور نقصانات

پروجیکٹ بیسڈ لرننگ:

طلبہ کو ایک حقیقی مسئلہ دیں اور کہیں کہ وہ اس کا حل تلاش کریں۔

مثبت کلاس روم ماحول: محفوظ اور حوصلہ افزا فضا

ایک ایسا ماحول جہاں طالب علم خود کو محفوظ، قابلِ قدر محسوس کرے، وہی اس کی شخصیت کو نکھارتا ہے۔

عملی اقدامات:

کلاس میں مذاق اڑانے یا تضحیک کی سختی سے ممانعت کریں

ہر طالب علم کو نام لے کر مخاطب کریں، یہ اسے اہم محسوس کرواتا ہے۔

"No Fear Zone" بنائیں جہاں طلبہ بلا جھجک سوال کر سکیں۔

ہفتے میں ایک دن "Open Talk Session" رکھیں جہاں طلبہ اپنے خیالات شیئر کریں۔

عملی سرگرمیوں کے ذریعہ شخصیت سازی

طلبہ کی شخصیت صرف لیکچر سے نہیں، بلکہ عملی سرگرمیوں سے بنتی ہے۔

اہم سرگرمیاں: یہ سب سرگرمیاں طلبہ میں لیڈرشپ اور ذمہ داری پیدا کرتی ہیں

تعلم ڈے: ہفتہ میں ایک دن کچھ منتخب طلبہ کو اپنی کلاس کو پڑھانے کو موقع دیا جائے۔اس سے طلبہ میں اعتماد اور سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

صحت سرگرمیاں: ایک دن سکول میں حفظان صحت کا منایا جائے۔ طلبہ کو ورزش اور عملاً کچھ کرنے کو دیا جائے، جس سے صحت بہتر ہوتی ہے۔

کلاس رولز بنانا: طلبہ خود کلاس کے اصول طے کریں، اور خود ہی عملدرآمد کرنے کے اصول وضع کریں۔

ذمہ داریاں دینا: کھیل کا انچارج، انچارج مقابلہ تقریر، انچارج بزم ادب اور اس طرح کی دیگر ذمہ داریاں طلبہ کو تفویض کریں۔

بطور رہنما اور مشیر (Mentor)

ایک اچھا استاد وہ ہے جو نہ صرف طلبہ کی تعلیمی بلکہ ذاتی اور اخلاقی تربیت کا اہتمام بھی کرے اور ان کی رہنمائی کرے۔

عملی اقدامات:

- طلبہ کو بولنے کا موقع دیں، تاکہ وہ آپ سے کھل کر بات کر سکیں۔ان کے مسائل سنیں، انہیں حل کرنے کی کوشش کریں۔
- ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ بااعتماد انسان بن سکیں۔
- طلبہ کے لیے کیریئر کا انتخاب سب سے مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔اس حوالے سے ان کی بنیادی رہنمائی کریں۔یہ ان کے ساتھ بہت بڑی نیکی ہوگی۔
- مثبت سوچ اور امید پیدا کریں

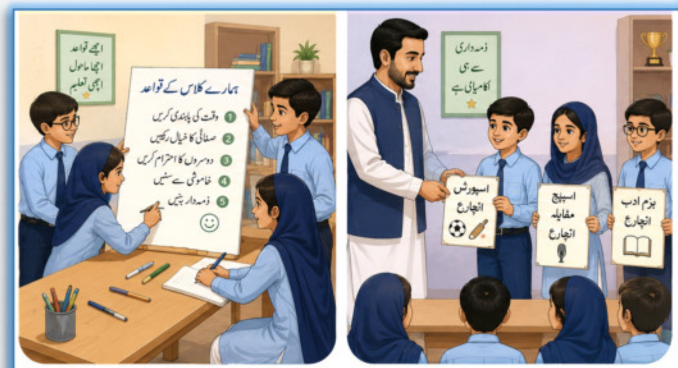

ارسلان شاکر

سوشل میڈیا کے آداب

سوشل میڈیا جدید دور میں رابطے، معلومات اور اظہارِ خیال کا ایک اہم ذریعہ بن چکا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز نے دنیا کو ایک دوسرے کے قریب کر دیا ہے، لیکن اس سہولت کے ساتھ ذمہ داری بھی وابستہ ہے۔ ہماری ہر پوسٹ، تصویر، تبصرہ اور پیغام ہماری شخصیت اور اخلاق کی عکاسی کرتا ہے۔ اسلام ہمیں گفتگو اور معاملات میں سچائی، حسنِ اخلاق، تحقیق اور دوسروں کی عزت کا درس دیتا ہے؛ اس لیے سوشل میڈیا کا استعمال بھی انہی اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو" (الحجرات: 6)۔ لہٰذا ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ سوشل میڈیا کو علم، خیر اور مثبت رابطے کا ذریعہ بنائے۔

سوشل میڈیا کے آداب

سوشل میڈیا پر ہمیشہ سچی اور درست معلومات شیئر کریں۔

قرآن: اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر حق کو نہ چھپاؤ۔ (البقرہ: 42)

کسی خبر کو آگے بڑھانے سے پہلے اس کی تصدیق کریں۔

قرآن: اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو۔ (الحجرات: 6)

آن لائن گفتگو میں نرم اور شائستہ زبان استعمال کریں۔

قرآن: اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ وہی بات کہیں جو سب سے اچھی ہو۔ (بنی اسرائیل: 53)

کسی کی تضحیک، تحقیر یا دل آزاری سے بچیں۔

قرآن: کوئی قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے۔ (الحجرات: 11)

دوسروں کی نجی زندگی اور ذاتی معلومات کا احترام کریں۔

قرآن: اور ایک دوسرے کے عیب نہ ٹٹولو۔ (الحجرات: 12)

بغیر اجازت کسی کی تصویر یا ویڈیو شیئر نہ کریں۔

حدیث: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری، مسلم)

سوشل میڈیا کے استعمال میں وقت کا اعتدال ملحوظ رکھیں۔

حدیث: دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں ہیں: صحت اور فراغت۔ (بخاری)

ایسا مواد شیئر کریں جو دوسروں کے لیے مفید اور باعثِ خیر ہو۔

حدیث: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ (بخاری، مسلم)

سرگرمیاں

- طلبہ سوشل میڈیا پوسٹس میں فرق کرنے کی سرگرمی انجام دیں۔
- طلبہ ذاتی معلومات کی حفاظت کے لیے ایک مختصر فہرست تیار کریں۔
- بچے ایک مثبت اور مفید سوشل میڈیا پوسٹ تیار کریں۔
- طلبہ خبر کی تصدیق کرنے کے مراحل کا عملی مظاہرہ کریں۔

سوشل میڈیا کو علم، اصلاح اور مثبت تبدیلی کے لیے ذمہ داری اور اسلامی تعلیمات کے مطابق استعمال کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق بات پھیلانے اور آن لائن زندگی میں حسنِ اخلاق اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ارسلان شاکر

بنا لیتا ہے موجِ خونِ دل سے اک چمن اپنا

ضلع خانیوال کی تحصیل کبیر والا میں واقع 8 کسی ایک ایسا دیہی علاقہ ہے جو اپنی سادہ معاشرت، زرخیز زمینوں اور محنت کش لوگوں کے باعث اپنی منفرد پہچان رکھتا ہے۔ ملتان روڈ کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے اسے جغرافیائی اعتبار سے بھی ایک اہم مقام حاصل ہے۔ مشرق کی سمت خانیوال شہر اور مغرب میں ملتان جیسے بڑے شہری مراکز کی قربت نے اس علاقے کو اپنے گرد و نواح کی آبادیوں سے جوڑ رکھا ہے۔ تقریباً چھ ہزار نفوس پر مشتمل یہ بستی بنیادی طور پر زرعی پس منظر رکھتی ہے، جہاں کھیتوں کی ہریالی، دیہی زندگی کی سادگی اور باہمی تعاون یہاں کے معاشرتی مزاج کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ اس علاقے کے لوگ اپنی روایتی اقدار سے جڑے ہوئے ہیں اور اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کے لیے تعلیم کو ہمیشہ اہمیت دیتے آئے ہیں۔

ایسے دیہی علاقوں میں تعلیمی اداروں کا قیام محض ایک سکول کا وجود میں آنا نہیں ہوتا بلکہ یہ دراصل ایک پوری نسل کے مستقبل کی تعمیر کا آغاز ہوتا ہے۔ 8 کسی اور اس کے گرد و نواح میں بھی بچوں کو معیاری تعلیم، بہتر تربیت اور مثبت ماحول فراہم کرنے کی ضرورت ہمیشہ محسوس کی جاتی رہی۔ اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اکتوبر 2011ء میں غزالی سکول 8 کسی کا آغاز ہوا۔ اس وقت شاید کسی نے یہ تصور بھی نہ کیا ہو کہ محدود وسائل اور چند بچوں سے شروع ہونے والا یہ ادارہ آنے والے برسوں میں سینکڑوں طلبہ کے تعلیمی مستقبل کا امین بن جائے گا۔

2011 میں غزالی سکول 8 کسی کا آغاز ایک ایسے وقت میں ہوا جب گاؤں میں پہلے ہی سرکاری اور نجی تعلیمی ادارے موجود تھے۔ تقریباً 20 مرلہ رقبے پر قائم یہ سکول کرائے کی عمارت میں اپنی تعلیمی سرگرمیوں کا آغاز کرنے پر مجبور تھا۔ ابتدا نہایت محدود وسائل سے ہوئی اور سکول میں صرف پلے گروپ کی کلاس شروع کی گئی۔

ادارے کی ترقی میں صرف نصابی تعلیم کو مرکز نہیں بنایا گیا بلکہ ابتدا ہی سے بچوں کی شخصیت سازی اور اعتماد میں اضافے کے لیے مختلف سرگرمیوں کا اہتمام کیا گیا۔ صبح کی اسمبلی اور بزمِ ادب کو سکول کے معمولات کا حصہ بنایا گیا تاکہ بچوں میں اظہارِ خیال، نظم و ضبط اور اجتماعی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا شوق پیدا ہو۔ یہی بچے جب آگے بڑھ کر بڑی جماعتوں میں پہنچے تو ان کی تعلیمی اور اخلاقی تربیت کے اثرات نمایاں ہونے لگے اور غزالی سکول 8 کسی کا نام بھی رفتہ رفتہ گاؤں کے لوگوں میں اعتماد اور احترام کے ساتھ لیا جانے لگا۔

ہم نصابی سرگرمیوں کے میدان میں بھی ادارے نے اپنی منفرد شناخت قائم کی۔ 8 کسی گاؤں میں یومِ آزادی کی تقریب کا باقاعدہ آغاز سب سے پہلے غزالی سکول کی جانب سے کیا گیا۔ ہر سال 14 اگست کے موقع پر خصوصی پروگرام اور یومِ آزادی واک کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں طلبہ قومی جذبے کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ اسی طرح سیرت النبی ﷺ کے پروگرام میں غزالی سکول 8 کسی کے پریپ کلاس کے ایک طالب علم نے ضلعی سطح پر ادارے کی نمائندگی کر کے سکول کا نام روشن کیا۔ بچوں میں تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارنے کے لیے ڈرائنگ اور پینٹنگ کے مقابلے بھی باقاعدگی سے منعقد کیے جاتے ہیں۔ حال ہی میں سکول کی طالبہ فاطمہ گلزار کی تیار کردہ ایک خوبصورت پینٹنگ ڈنمارک سے تشریف لانے والی غزالی کی ایک معزز مہمان کو بطور تحفہ پیش کی گئی، جو اس بچی کی تخلیقی صلاحیت اور ادارے کی حوصلہ افزائی کا خوبصورت اظہار ہے۔

جدید تعلیمی رجحانات سے ہم آہنگی کے لیے طلبہ STEM Education پروگرام میں بھی بھرپور حصہ لے رہے ہیں اور مختلف سرگرمیوں میں سکول کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ مستقبل قریب میں طلبہ کو مصنوعی ذہانت (AI) جیسی جدید ٹیکنالوجی سے روشناس کرانے کے لیے خصوصی کلاسز کے آغاز کی بھی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے، تاکہ نئی نسل محض روایتی تعلیم تک محدود نہ رہے بلکہ مستقبل کی ضروریات کے لیے بھی خود کو تیار کر سکے۔

ادارے کے سفر میں مشکلات بھی کم نہ تھیں۔ کورونا وبا کے دنوں میں جب تعلیمی ادارے بند ہوئے اور معمول کی تدریسی سرگرمیاں شدید متاثر ہوئیں، اس وقت بھی سکول کے اساتذہ نے ہمت نہیں ہاری۔ بچوں کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنے کے لیے گھروں میں کلاسز کا اہتمام کیا گیا اور اساتذہ نے اپنی ذمہ داری کو محض ملازمت نہیں بلکہ ایک مشن سمجھ کر نبھایا۔ ان مشکل حالات میں سٹاف کی ثابت قدمی اور تعاون نے ادارے کو تعلیمی سفر جاری رکھنے میں مدد دی۔

موجودہ دور میں بھی ادارہ بعض اہم مشکلات سے دوچار ہے۔ تعلیمی اداروں کی بار بار بندش اور چھٹیوں سے جہاں طلبہ کا تعلیمی تسلسل متاثر ہوتا ہے، وہیں سکول اور اساتذہ کو معاشی مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تاہم غزالی مڈل سکول 8 کسی کے لیے سب سے بڑی ضرورت اس وقت اپنی مستقل اور ذاتی عمارت ہے۔ موجودہ عمارت میں جگہ کی کمی کے باعث بعض اوقات دو جماعتوں کو ایک ہی کمرے میں بٹھانا پڑتا ہے، جس سے نہ صرف تدریسی عمل متاثر ہوتا ہے بلکہ نئے داخلوں کے امکانات بھی محدود ہو جاتے ہیں۔ ادارے کی خواہش اور ضرورت ہے کہ اسے اپنی ذاتی سکول بلڈنگ اور مناسب گراؤنڈ میسر آئے، تاکہ بڑھتی ہوئی طلبہ تعداد کے مطابق تعلیمی سہولیات فراہم کی جا سکیں اور یہ ادارہ مزید آب و تاب کے ساتھ اپنی تعلیمی و تربیتی خدمات جاری رکھ سکے۔

آج غزالی سکول 8 کسی میں تقریباً 450 طلبہ زیرِ تعلیم ہیں۔ یہ تعداد اس چھوٹے سے سفر کی بڑی کامیابی ہے جو صرف چند بچوں اور محدود وسائل سے شروع ہوا تھا۔ اس ادارے کے ابتدائی دنوں میں تعلیم حاصل کرنے والے بچے آج مختلف کالجوں اور جامعات میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان طلبہ کی کامیابیاں اس امید کو مضبوط کرتی ہیں کہ آج کے یہ بچے کل اپنے خاندان، علاقے، غزالی اور پاکستان کا نام روشن کریں گے۔

غزالی سکول 8 کسی کی کہانی دراصل ایک ایسے خواب کی داستان ہے جو سات بچوں سے شروع ہوا اور آج سینکڑوں طلبہ کے تعلیمی مستقبل سے وابستہ ہو چکا ہے۔ اساتذہ کی محنت، والدین کا اعتماد اور مقامی آبادی کا تعاون اس سفر کی وہ قوتیں ہیں جنہوں نے ایک محدود وسائل رکھنے والے ادارے کو ایک فعال تعلیمی مرکز میں تبدیل کیا۔ دعا ہے کہ اس ادارے کو جلد اپنی ذاتی عمارت اور وسیع گراؤنڈ میسر آئے، اس کے تعلیمی وسائل میں اضافہ ہو اور یہاں سے علم، کردار اور صلاحیت سے آراستہ ہونے والی نسلیں ملک و ملت کی تعمیر میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتی رہیں۔

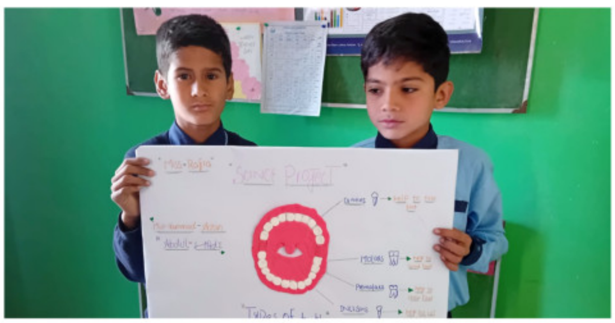

راشد محمود، پرنسپل 8 کسی

غزالی سکول 8 کسی سے میری وابستگی اکتوبر 2011ء میں اس وقت قائم ہوئی جب ادارہ اپنے ابتدائی مراحل میں تھا۔ اس وقت سکول میں صرف چند طلبہ، محدود وسائل اور نہایت کم سہولیات موجود تھیں۔ میں نے بطور استاد اپنی ذمہ داری سنبھالی، تاہم حالات کی ضرورت کے پیشِ نظر پرنسپل، استاد، گارڈ اور مالی سمیت مختلف ذمہ داریاں بھی ادا کیں۔ ابتدائی دنوں میں طلبہ کی تعداد بڑھانا ایک بڑا چیلنج تھا، چنانچہ ہم نے گھر گھر جا کر والدین سے رابطہ کیا، انہیں تعلیم کی اہمیت سے آگاہ کیا اور بچوں کو غزالی کے تعلیمی و تربیتی ماحول سے جوڑنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل، والدین کے اعتماد، مقامی آبادی کے تعاون اور اساتذہ کی مسلسل محنت سے ادارہ بتدریج ترقی کرتا گیا اور آج تقریباً 450 طلبہ اس سکول کا حصہ ہیں۔

میرا یقین ہے کہ ایک تعلیمی ادارے کی اصل کامیابی صرف طلبہ کی تعداد یا امتحانی نتائج میں نہیں بلکہ اس کردار سازی میں ہے جو وہ اپنے طلبہ کی شخصیت میں پیدا کرتا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ غزالی مڈل سکول 8 کسی میں بچوں کو معیاری تعلیم کے ساتھ نظم و ضبط، خود اعتمادی، مثبت سوچ اور مستقبل کے تقاضوں سے ہم آہنگ صلاحیتیں بھی فراہم کی جائیں۔ میری خواہش ہے کہ ادارے کو اپنی ذاتی عمارت اور وسیع گراؤنڈ میسر آئے تاکہ تعلیمی سرگرمیوں کو مزید وسعت دی جا سکے، جبکہ STEM Education اور مصنوعی ذہانت جیسی جدید ٹیکنالوجی سے طلبہ کو روشناس کرانے کا سفر بھی جاری رہے۔ مجھے یقین ہے کہ آج غزالی کے ابتدائی دور سے گزرنے والے ہمارے طلبہ کل اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اپنے علاقے، اپنے ادارے اور پاکستان کا نام روشن کریں گے۔

ارسلان شاکر

یہاں سے گزرے ہیں، گزریں گے،

ہم سے اہل وفا

دریائے سندھ کے کنارے آباد ضلع میانوالی کا قصبہ کندیاں اپنی تاریخی اہمیت، سادہ مزاج لوگوں اور علمی و دینی روایات کے حوالے سے ایک منفرد شناخت رکھتا ہے۔ اس خطے نے ایسے باکردار اور مخلص افراد کو جنم دیا ہے جنہوں نے اپنی زندگی علم کی ترویج، کردار سازی اور نسلِ نو کی تربیت کے لیے وقف کر دی۔ انہی قابلِ احترام شخصیات میں **عبدالکریم شاہ** کا نام نمایاں حیثیت رکھتا ہے، جن کی پوری زندگی تعلیم، خدمت اور اخلاص کی ایک روشن داستان ہے۔

عبدالکریم شاہ نے اپنے تدریسی سفر کا آغاز 1970ء میں چشمہ بیراج کے قریب قائم ایک فرانسیسی سکول سے بطور معاون استاد کیا۔ اس ادارے میں فرانسیسی ماہرین کے بچوں کو فرانسیسی زبان جبکہ پاکستانی بچوں کو اردو میں تعلیم دی جاتی تھی۔ بیراج کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد جب سکول واپڈا کے زیرِ انتظام آیا اور بعد ازاں قومیائے گئے اداروں کا حصہ بنا تو انہوں نے اپنی صلاحیت، علمی استعداد اور دیانت داری کے بل بوتے پر بطور سرکاری معلم اپنی خدمات کا سفر جاری رکھا۔

سرکاری ملازمت سے فراغت کے بعد بھی ان کے جذبۂ تعلیم میں کوئی کمی نہ آئی۔ عمر کے اس حصے میں، جب اکثر لوگ آرام کو ترجیح دیتے ہیں، انہوں نے اپنی ذاتی رہائش کے ایک بڑے حصے کو علم کے چراغ سے منور کر دیا۔ آج اسی مقام پر غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام ایک فعال تعلیمی ادارہ قائم ہے، جہاں 26 اساتذہ اور ساڑھے پانچ سو سے زائد طلبہ زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ اگرچہ وسائل محدود ہیں، عمارت سادہ ہے اور بعض اوقات مالی مشکلات بھی درپیش رہتی ہیں، لیکن تعلیم کے فروغ کا یہ سفر پوری استقامت کے ساتھ جاری ہے۔ عبدالکریم شاہ کی شخصیت اس حقیقت کی زندہ مثال ہے کہ کسی تعلیمی ادارے کی اصل قوت بلند و بالا عمارتیں نہیں بلکہ مخلص قیادت، باکردار اساتذہ اور علم کی شمع روشن رکھنے والا جذبہ ہوتا ہے۔ انہوں نے ثابت کیا کہ اگر نیت خالص ہو، مقصد بلند ہو اور خدمتِ خلق کا جذبہ موجود ہو تو محدود وسائل بھی عظیم نتائج پیدا کر سکتے ہیں۔

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن جیسے ادارے ایسے ہی مخلص معلمین کی خدمات کو اپنی اصل قوت سمجھتے ہیں۔ عبدالکریم شاہ کی زندگی نئی نسل کے اساتذہ کے لیے یہ پیغام رکھتی ہے کہ تدریس صرف ایک پیشہ نہیں بلکہ ایک امانت، ایک ذمہ داری اور صدقۂ جاریہ ہے، جس کے اثرات نسلوں تک منتقل ہوتے ہیں۔

بلاشبہ عبدالکریم شاہ کی زندگی علم، اخلاص اور خدمتِ انسانیت کی وہ روشن مثال ہے جس پر غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو بجا طور پر فخر ہے۔

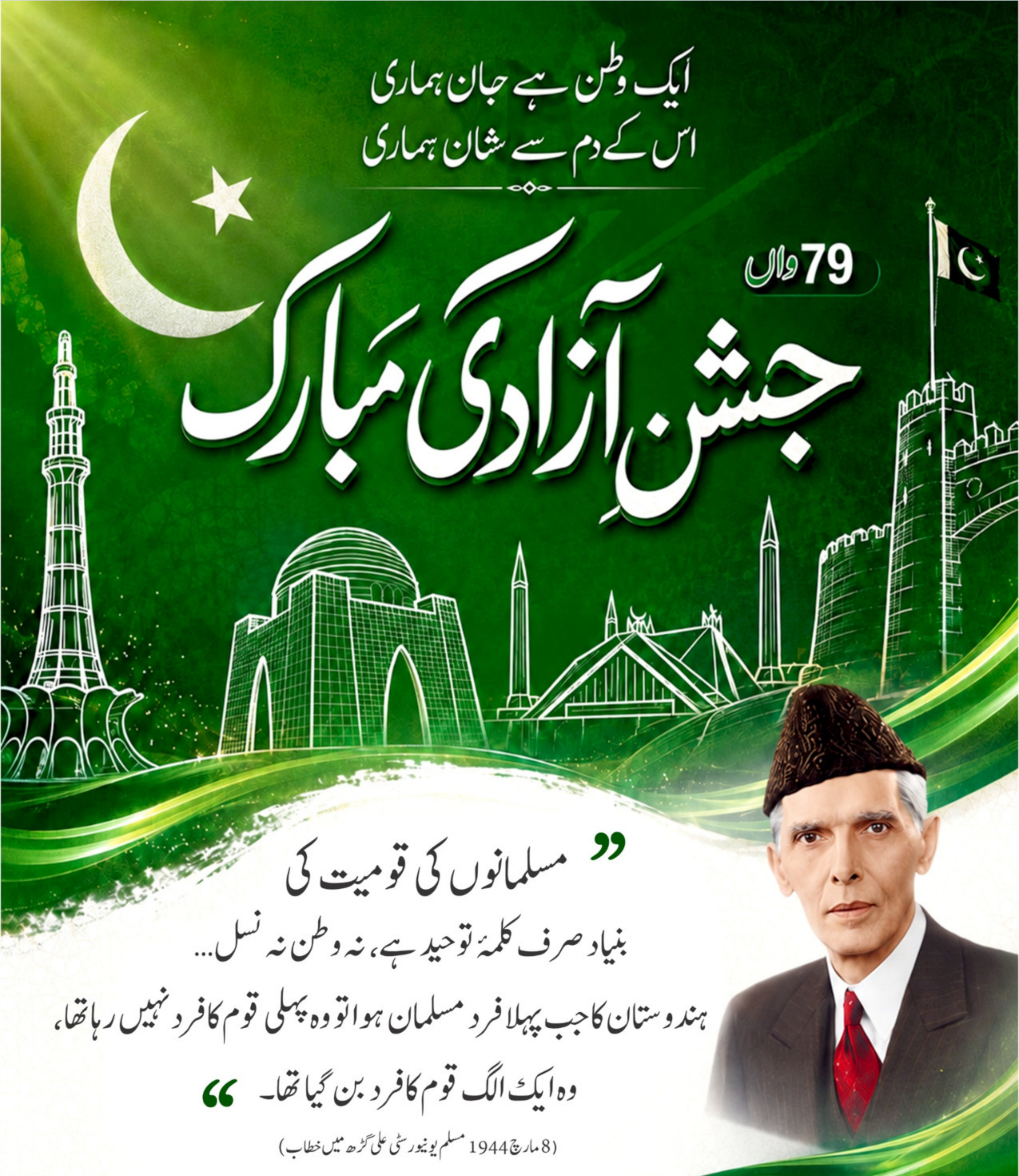

GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

5-E Samanberg, Johar Town Lahore, Pakistan

042-111 438 438

info@get.org.pk

ghazalifoundation.org

@Ghazalieducationfoundation

ماہنامہ

بہترین استاد
بہترین تعلم

ای تعلیم
etaleem

سیکھیے، سکھائیے

- سرگرمیوں پر مبنی معیاری مضامین
- جدید، تحقیقی اور عملی سرگرمیاں
- بچوں کی اخلاقی تربیت اور کردار سازی
- گھر اور سکول کے لیے بہترین رہنمائی

★ آج ہی سبسکرائب کریں ! ★

اپنے بچوں اور طلباء کے لیے بہترین رہنمائی کا تحفہ

سبسکرپشن کے لیے رابطہ:
0333-1211244

قیمت:
صرف **200** روپے ماہانہ

سالانہ سبسکرپشن:
2400 روپے

علمی ترقی | مفید سوچ | اخلاقی کردار | بہتر مستقبل

دلچسپ اور معلوماتی مضامین سے بھرپور